رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۰

ماہنامہ خالد ربوہ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہو سکتی"

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مقام اجتماع میں — سالانہ اجتماع ۱۹۵۲

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دینی، علمی اور ادبی ماہوار رسالہ

مجالس خدام الاحمدیہ کوہاٹ و راولپنڈی کے تحریک جدید کے کام پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہار خوشنودی

اللہ تعالیٰ دوسری مجالس کو بھی اسی طرح کام کی توفیق دے

دفتر دوم تحریک جدید کا کام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے مجالس خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے امسال دفتر دوم کے وعدے لینے کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ کا کام اول نمبر پر اور راولپنڈی کا دوم نمبر پر رہا ہے۔ ہر دو مجالس کو حضور کی طرف سے اظہار خوشنودی کی جو چٹھی بھجوائی گئی ہے۔ وہ دیگر مجالس کی اطلاع کے لئے شائع کی جا رہی ہے امید ہے دوسری مجالس بھی مسابقت کی روح پیدا کریں گی۔ اور کوشش کریں گی کہ ان کی مجالس کے چندہ دفتر دوم کی وصولی جلد سے جلد سو فیصدی ہو جائے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ——— وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھُوَ النَّاصِر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مکرمی قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ و راولپنڈی!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوتی ہے کہ آپ کی مجلس نے دفتر دوم تحریک جدید کے نئے وعدے وصول کرنے میں امسال عمدہ کام کیا ہے۔ اور اب رقم کی وصولی کی طرف بھی توجہ ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کی مجلس کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور دوسری مجالس کو بھی اسی طرح اپنے فرائض کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

احمدی نوجوانوں کا دینی علمی اور ادبی ماہوار

رسالہ

خالد

جلد ؞ نمبر ۱۱

زیر انتظام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ

ظہور ۱۳۳۲ ہش ؞ اگست ۱۹۵۳ء

مندرجات

مدیر

غلام باری سیف

(سید عبدالباسط پرنٹر و پبلشر نے خالد پریس سرگودھا میں چھپوا کر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ **خالد** ربوہ

جلد ★ بابت ماہِ اگست ۱۹۵۳ء ★ نمبر ۱۱

قنوطیّت

یاس ؛ ناامیدی قوم میں ہو یا افراد میں۔ وہ ان کے قوائے عملیہ کو مضمحل اور ان کی قوتوں کو معطل کر کے رکھ دیتی ہے۔ زندہ اور ترقی کرنے والی قومیں یاس کے مفہوم سے ناآشنا ہوتی ہیں۔ اور مذہبی دنیا میں جہاں خدا کے وعدوں پر بھروسہ اور اس کی مدد پر یقین ہوتا ہے۔ وہاں ناامیدی تو کفر میں داخل کرتی ہے۔ قرآن کریم میں بار بار خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اے ایمان والو! خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ اور رحمتِ خداوندی سے ناامید ہونے والوں کو گم گشتگانِ راہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور ایک حدیث میں تو فرمایا۔ الایمان بین الخوف والرجاء۔ کہ ایمان امید و بیم کے درمیان ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جن سے زیادہ صحیح اسلام کو سمجھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس حدیث کی تشریح یوں بیان فرماتے ہیں۔ اگر آسمان سے آواز آئے کہ میں ایک کے علاوہ کسی کو نہ بخشوں گا۔ تو میں کہوں گا۔ شاید یہ میں ہی ہوں۔ اور اگر یہ آواز آئے۔ کہ ایک کے علاوہ میں کسی کو سزا نہ دوں گا۔ تو میں یہ خدشہ رکھوں گا کہ شاید میں ہی ہوں۔ پس اچھے کی امید رکھنا اور بُرے کے لئے تیار رہنا ہر فرد اور قوم کے لئے ضروری ہے۔ لیکن صاحب ایمان کا فرض ہے۔ کہ خواہ مصائب کے بادل کتنے گھنیرے ہوں۔ حوادث کے طوفان کتنے تند ہوں۔ وہ کسی لمحے بھی "قنوطیّت" کو اپنے اندر پیدا نہ ہونے دے۔ "ناامیدی زندہ قوم کے افراد کے لئے نہیں ہے۔"

اگر دنیادار افراد ناامید نہیں ہیں وہ مومن کیوں ناامید ہو جس کے ساتھ خدائے ذوالجلال کے وعدے ہیں۔ ناامیدی تو دنیا کی انتہاء ہے۔ اور مذہب کی انتہاء امید اور اطمینانِ قلب ہے۔ پس حوادث میں مسکرانا سیکھو۔ مصائب میں پُرامید رہو۔ "قنوطیّت" میں مبتلا وہ کیوں ہو جس کے ساتھ خدائی وعدے ہیں۔ مصائب اور تکالیف تو قوموں کی تعمیر کیا کرتے ہیں ؎

"جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے"

جو طوفان سے آشنا نہیں۔ وہ شناور بھی نہیں کہلا سکتا ؏

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا پیغام - نوجوانانِ احمدیت کے نام

کیا میں اور آپ اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

(از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

برادران! السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ایک لمبے عرصہ کے بعد ان چند الفاظ کے ذریعہ آپ احباب کے پاس پہنچنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اور یہ قلمی ملاقات تصوری دنیا میں بہت پُر سُرور ہے۔ ہمارا باہمی رشتہ تو روحانی بنیادوں پر قائم ہے۔ اور دنیا والے ان روحانی رشتوں یا ان روحانی تحریکوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ بات یہاں تک رہتی تو خیر تھی۔ مگر دنیا کی آنکھ روحانیت کو دیکھکر بعض دفعہ بھڑک اٹھتی ہے۔ اس سے جنون کے شعلے نکلنے لگتے ہیں۔ وہ جو دن رات دنیا والوں کی روحانی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ انہیں یہ دنیا کی یہ آنکھ اپنا جانی دشمن سمجھنے لگتی ہے۔ اور پھر وہ ہوتا ہے جس کے بیان سے بھی انسانیت شرما جائے۔ روحانی زبان میں ان گھڑیوں کو ابتلاء کی گھڑیاں کہا جاتا ہے۔ ابتلاء کی ان گھڑیوں میں اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں۔ دوست دشمنی پر اتر آتے ہیں۔ ہمسایہ ہمسائے کے مال اور اس کی عزت و ناموس کی تاک میں بیٹھا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی ساری طاقتیں اور اس کے سارے اعمال اور اس کی ساری حقیقتیں یا

اور اس کی ساری عقلیں اور اس کے سارے شبے اور اس کی ساری چالاکیاں ایسے ایام میں اس مختصر سے گروہ کے خلاف ہوجاتے ہیں۔ جنہوں نے مضبوطی سے خدا کا دامن پکڑا ہوتا ہے۔ مگر خدا اپنی اس مٹھی بھر جماعت کو نہیں چھوڑتا۔ وہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ وہ لطیف ہے اور ہماری آنکھ اسے دیکھنے کی تاب نہیں رکھتی مگر اس رحمان کی لطیف ہستی جس قدر بھی ظاہر ہوسکتی ہے۔ وہ ابتلاء کے ان ایام میں اس مٹھی بھر جماعت پر ظاہر ہوجاتی ہے۔ وہ مضبوط ایمان والے پرہیزگار کو چھوڑتا ہے نہ کمزور ایمان کو۔ وہ بوڑھوں کو بھی پکڑتا ہے۔ جوانوں کو بھی۔ بچوں کو بھی۔ مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی۔ امیروں کو بھی اور غریبوں کو بھی۔ وہ ہر ایک کو پکڑتا ہے۔ اور جھنجھوڑ کے کہتا ہے۔ کہ دیکھ میں زندہ خدا موجود ہوں۔ اور اس مصیبت کے وقت صرف میں ہی تیرے پاس کھڑا ہوں۔ تجھے سب نے چھوڑ دیا۔ پر میں نے تجھے نہیں چھوڑا۔ اور وہ بندہ ایک لطف و سرور کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔

کچھ اسی قسم کے سے حالات میں سے ہم پچھلے دنوں گذرے ہیں۔ خدائے رحمان نے محبت اور پیار کا جو سلوک ہم سے کیا۔ اس سے آپ بھی واقف ہیں۔ اور میں بھی۔ ابھی ہم کھڑے تھے اور وہ دوڑتا ہوا ہماری طرف آیا۔ اگر ہم اس کی طرف دوڑ رہے ہوتے۔ تو خدا جانتے وہ ہمارے لئے کیا نہ کردیتا۔ سچی خوابوں کشوف و رؤیا اور الہامات کی جو بارش ان دنوں جماعتی لحاظ سے ہم پر ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے ہم پر بھی بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ پہلے سے کہیں بڑھ کر۔ سوال صرف یہ ہے۔

کیا میں اور آپ اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

سالانہ اجتماع میں شمولیت کی اہمیت

خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہوں

خدام الاحمدیہ کے ابتدائی دو سالانہ اجتماع جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منعقد ہوئے تھے۔ دوسرے اجتماع میں جو ۲۵ دسمبر ۱۹۳۹ء کو منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر فرماتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا۔ کہ خدام کا اجتماع جلسہ سالانہ کے علاوہ دوسرے دنوں میں منعقد ہوا کرے۔ تا خدام پورے طور پر اس کی کارروائیوں میں حصہ لے سکیں۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں مقامی خدام مختلف ڈیوٹیوں کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتے اس موقعہ پر حضور نے فرمایا:-

"آئندہ مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنے جلسہ کے لئے کوئی علیحدہ دن مقرر کرنے چاہئیں کیونکہ جلسہ کے ایام میں کارکن جب جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آجاتے ہیں تو منتظمین کو کام کے متعلق پریشانی ہوتی ہے علیحدہ ایام مقرر کرنے میں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ لوگ کم آئیں گے۔ بے شک شروع میں کچھ کم آئیں گے۔ لیکن جن ممبران خدام الاحمدیہ کے نزدیک جلسہ کی اتنی بھی اہمیت نہیں کہ وہ اس میں شامل ہونا ضروری سمجھیں۔ وہ ممبری کے قابل ہی نہیں۔ ایسے نکمّے لوگوں کو کرنا ہی کیا ہے۔" (الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء)

حضور کے اس ارشاد کے بعد مجلس نے ۶-۷ فروری ۱۹۴۱ء کو اپنا اجتماع علیحدہ دنوں میں منعقد کیا۔ اس اجتماع پر حاضری تھوڑی تھی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:-

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔" (مشعل راہ ص ۱۲۴)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا دونوں ارشادات نہایت واضح ہیں۔ ہمارا آئندہ اجتماع قریب آرہا ہے اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کے تمام ممبران کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مرکز میں جمع ہوکر اجتماع میں شامل ہوں۔ اور جس غرض کے لئے یہ اجتماع منعقد کیا جاتا ہے۔ اس کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ قائدین مقامی طور پر خدام کو جمع کر کے حضور کے مندرجہ بالا ارشادات سنا دیں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ یہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

مرزا منور احمد

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

احمدی نوجوانوں کا نصب العین

(نتیجۂ فکر مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین)

جب کسی فرد یا قوم کا نصب العین بلند ہو۔ اور اس فرد یا قوم کو اس کی بلندی کا احساس بھی ہو اور ان کے عمل میں خلوص پیدا ہو جائے۔ تو کامیابی کا حصول یقینی ہوتا ہے۔

جو قوم یا فرد اپنی زندگی کا نصب العین سمجھے بغیر زندگی گذارتا ہے۔ وہ اپنے اوقاتِ عزیز کو رائیگاں کرتا ہے۔ وقت انسان کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے۔ اور اس کی حفاظت اور اس کا برمحل خرچ کرنا احساس ذمہ داری پر دلیل ہوتا ہے۔

قوم کے نوجوان قوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتے ہیں۔ ان کے ارادوں میں تزلزل اور تذبذب قومی عمارت کو ہلا دینے والی چیز ہے۔ ان کا اپنے نصب العین سے غافل ہونا اور اپنے قیمتی لمحات کو ضائع کرنا قوم کی قبر کھودنے کے مترادف ہے دیکھو! جس قوم کے نوجوان کسی چیز کو اپنا نصب العین قرار دے کر ہمت اور جانفشانی سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ قوم عزت پا جاتی ہے۔ اور اس قوم کے نوجوان نامور ہو جاتے ہیں۔ ان دنوں اخبارات میں چرچا ہے کہ چوٹیوں پر پہنچنے والے وفود نے ماؤنٹ ایورسٹ اور نانگا پربت کو سر کر لیا ہے۔ یہ دونوں دنیا کی بلند ترین چوٹیاں بھارت اور پاکستان میں واقع ہیں اور ان کو سر کرنے کیلئے سالہا سال سے یورپ کے باعزم اور باہمت نوجوان کوشش کرتے رہے ہیں ہندوستان اور پاکستان کے بعض نوجوان بھی ان مہموں کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ اس سال جب یہ دونوں چوٹیاں سر کر لی گئیں۔ تو دنیا بھر میں ان لوگوں کے نام کا چرچا ہو گیا جو پہلی مرتبہ بھارت میں ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی پر پہنچے۔ یا جنہوں نے پاکستان میں سلسلہ کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی نانگا پربت کو سر کیا۔

اخباری بیانات سے معلوم ہوا ہے کہ ان چوٹیوں پر پہنچنے والے ان بلند ہمت نوجوانوں نے مختلف ممالک کے جھنڈے بلند کئے۔ انہوں نے بہت اچھا کیا۔ لیکن کتنی زیادہ خوشی کی بات ہوتی۔ کہ خدائے واحد کی توحید کا نعرہ دنیا کی بلند ترین چوٹی سے بلند کیا جاتا۔ اور اسلام کا پرچم دنیا کے بلند ترین مقام پر لہرایا جاتا۔ بظاہر یہ ایک جذباتی بات ہے۔ لیکن کیا دنیا اور دنیا کی کامیابیوں کا راز جذبات سے وابستہ نہیں ہے؟

احمدی جماعت کے نونہالو! دنیا ویران ہے۔ اور خدا کی توحید دنیا سے مختفی ہو چکی ہے۔ لوگ خدا سے غافل ہو گئے ہیں۔ اور اس مادی دنیا کی خاطر اپنے تمام اوقات خرچ کر رہے ہیں اور دنیا کی مادی چوٹیوں تک پہنچنا ہی ان کا نصب العین قرار پا گیا ہے۔ اب صرف تم ہی ایسی جماعت ہو جو بلند روحانی نصب العین کے لئے کھڑے ہوئے ہو۔ تم اپنے نصب العین کی بلندی کا احساس کرو۔ اور اس کے شایانِ شان ہمت اور جوش سے کام کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اس آخری دور میں اسلام کو سربلندی عطا فرمائیگا۔ اور دین کی شوکت از سرِ نو قائم کی جائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ❁ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنے دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ اور ہمیں اپنے وقتوں کو ضائع ہونے سے بچائے۔ [illegible] آمین اللّٰھم آمین

جواھر پارے

ہمدردی و خیر خواہی

۱۔ عن جریر بن عبد اللہ قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکلِّ مسلمٍ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی باجماعت نماز ادا کرنے پر اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

۲۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدّین النصیحۃ ثلاث مرار قالوا یا رسول اللہ لمن قال للہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ کہ دین خیر خواہی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی خیر خواہی۔ اس کی کتاب کی اور مسلمانوں کے ائمہ کی اور عوام مسلمانوں کی۔

۳۔ من نفّس عن مسلم کربۃً من کرب الدنیا نفّس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسّر علی معسرٍ فی الدنیا یسّر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر علی مسلم فی الدنیا ستر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ جس نے مسلمان کی تکالیف سے کوئی تکلیف دور کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکالیف کو دور کرے گا۔ اور جس نے کسی تنگدست کیلئے آسائش یا آسانی مہیا کی۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانیاں پیدا کردیگا۔ اور جس نے مسلمان کی اس دنیا میں پردہ پوشی کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آخرت اور دنیا میں اس کی پردہ پوشی کریگا۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ بندہ کی مدد کرتا ہے۔ اس وقت تک جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

تشریح:۔ دینداری کا تقاضا ہے کہ انسان کسی کا بھی بدخواہ نہ ہو۔ بلکہ ہر ایک کی خیر خواہی کرے۔ وہ حقیقی معنوں میں ہر ایک کا بھلا چاہنے والا ہو۔ اسلام جس معاشرہ کی تشکیل کرنا چاہتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس میں ہر ایک ایک دوسرے کا خیر خواہ ہو۔ اگر یہ جذبات ہر مسلمان کے اندر پیدا ہو جائیں۔ تو آج بھی مسلمان سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں لیکن افسوس آج کفر ایک ہے لیکن جنہیں رحمت باری نے ایک کیا تھا۔ وہ پراگندہ ہیں مسلمان کا برا چاہنے والا کوئی غیر نہیں ہے۔ وہ خود ہی ہے۔ کاش! مسلمان اس بھولے ہوئے سبق کو پھر پڑھ لیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ الدّین النصیحۃ کہ دینداری ہے ہی خیر خواہی کا نام۔ یہ نہیں کہ صرف اپنے بھائی کا برا ہی نہ چاہو۔ بلکہ ایجابی کیفیت پیدا کرو۔ ورنہ دینداری کا دعویٰ غلط ہوگا کیونکہ دینداری تو ہر ایک کا بھلا چاہنے کا ہی نام ہے اور اپنے بھائی کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہی خدا کی رحمت اور احسان کی امید کر سکتا ہے۔ وہ جیسا سلوک اپنے بھائی سے کریگا۔ ویسا ہی سلوک خدا اس سے کرے گا۔

ارحموا من الارض یرحمکم من فی السماء۔ تم ان پر رحم کرو جو زمین میں ہیں۔ تم پر وہ رحم کرے گا۔ جو آسمان پر ہے۔

روشن ستارے

اُحد کے میدان میں اسّی سے اُوپر زخم کھانیوالے

"انس رضؓ بن نضر"

پچھلے شمارہ میں آپ نے اس جلیل القدر صحابی کے کچھ حالات زندگی ملاحظہ فرمائے۔ آج میں ان کی ہی زندگی کا ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح خداوند قدوس نے عرب میں وہ نبیؐ بھیجا جو تمام انبیاء کرام کا سرتاج تھا۔ ویسے ہی آپ کو قوم بھی وہ بخشی جس کی نظیر دنیا پیش نہیں کرسکتی۔ عرب اسلام کے عامل اول کے طور پر چنے۔ یہ خدا کا انتخاب تھا۔ اور تاریخ اسلام شاہد ہے کہ خدا کا یہ انتخاب کتنا صحیح تھا۔ انہوں نے خدا کی راہ میں کیا اپنی جانوں کو مچھر کے برابر بھی حیثیت دی؟ کتنا بے پناہ جذبہ تھا۔ فدائیت کا یہ جذبہ آپ حضرت انس رضؓ بن نضر کے حالات سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔ بدر سے رہ جانے کی حسرت اور پھر یہ کہنا کہ "اچھا اگر کوئی موقعہ آگیا۔ تو خدا دیکھ لیگا۔ میں کیا کروں گا اس دن" اور پھر اسی ایفائے عہد کا وہ شاندار مظاہرہ کہ اسی واقعہ کے مطالعہ کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے کہ آج بھی حضرت انس بن نضر تلوار ہاتھ میں لئے اُحد کے میدان میں بڑھ رہے ہیں اور حضرت سعد سے کہہ رہے ہیں مجھے اس طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔

آج جو واقعہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرنیوالا ہوں اس سے آپ اندازہ کیجئے کہ ان کا کیا مقام خدا کے حضور تھا۔ خدا کے ہاں ان کا کیا مرتبہ تھا۔ ملکہ انکی کیا پاسداری نبی خلاقِ عالم کو۔

حدیث بخاری کا ہی یہ واقعہ ہے کہ حضرت انس رضؓ کی پھپھی ربیع نے ایک انصاریہ عورت کا دانت توڑ دیا۔ انصاریہ عورت دربارِ رسالت میں شکایت لیکر حاضر ہوئی۔ آپ نے فریقین کے بیان سنکر فرمایا ربیع تمہیں قصاص دینا پڑیگا۔ یعنی تمہارا بھی دانت ہی اسکے بدلہ میں توڑا جائیگا۔ حضرت انس بن نضر نے سُنا تو کہا۔ "واللہ لا تکسر سنّھا یارسول اللہ" کہ اے رسول خدا۔ خدا کی قسم ربیع کا دانت نہیں توڑا جائیگا۔ آنحضرت صلعم نے انس بن نضر کو کہا۔ انس رضؓ! "کتاب اللہ القصاص" خدا کی کتاب میں قصاص لکھا ہے تم کیا کہتے ہو۔ مسئلہ یہ ہے کہ یا مضروب کو دیت ادا کی جائے۔ اگر وہ مان لے ورنہ قصاص لازم آئیگا۔ اور اس سے قبل ربیع کے رشتہ دار دیت کیلئے انصاریہ عورت کو کہہ چکے تھے لیکن وہ نہیں مانتے تھے۔ انس نے یہ فقرہ کہا اور ادھر انصاریہ عورت کے رشتہ دار جو پہلے دیت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ بلکہ قصاص پر مصر تھے۔ دیت لینا مان گئے یہ کیفیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تو فرمایا۔ "ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرّہٗ" کہ خدا کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم اٹھائیں تو خدا اس قسم کو ضرور پورا کر دیتا ہے۔"

ان کشتگانِ خنجر تسلیم کا کیا عجیب ناز ہے۔ کہ خدا کے برگزیدہ رسول کی زبان مبارک سے یہ فقرہ نکلا کہ خدا کے ایسے بھی بندے ہیں۔ جب وہ کسی بات پر اس کی قسم کھالیں تو اس کو پھر خدا پورا کرتا ہے اور ادھر خدا کے ہاں سے یہ سرٹیفکیٹ پایا فَمِنْھُمْ من قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَنْ یَنتَظِر۔ کہ ان لوگوں نے اپنے عہد کو پورا کر دکھایا۔

یہ وہ مقام ہے جو خدا کے ان برگزیدہ بندوں کو عطا ہوتا ہے کہ ان کے لئے وہ زمین و آسمان میں انقلاب پیدا کرتا ہے تقدیر عام کو بدلکر ان کے لئے تقدیر خاص کو جاری کرتا ہے۔ یا یہ کہہ لیجئے۔ کہ ان کی زبان پر اپنی منشاء ظاہر کرتا ہے یا یوں کہہ لیجئے۔ کہ ان کے کہے کو پورا کرتا ہے۔ لو اقسم علی اللہ لابرّہٗ۔

چند سوال اور ان کے جواب

ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل
مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نوٹ:۔ دارالافتاء کی طرف سے یہ سوال اور جواب علمی تحقیق کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں دوسرے دوست بھی اس علمی بحث میں حصہ لے سکتے ہیں:

سوال:۔ ربوٰ کی تعریف کیا ہے؟

جواب:۔ جس طرح ہمارے ہاں بعض الفاظ کسی خاص شے یا خاص کاروبار کے لئے معلوم و متعارف ہیں اور ان کے استعمال کے وقت ہم ان کی تشریح و توضیح کی ضرورت نہیں سمجھتے اسی طرح قرآن کریم کے نزول کے وقت عربیا میں ربوٰ اور میسر وغیرہ کا رواج مشہور و متعارف تھا اس لئے اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ عربوں کو سمجھانے کے لئے قرآن خود ان الفاظ کی تشریح و توضیح کرتا - ان حالات میں اگر ہم اس تاریخی کاروبار کی نوعیت کے متعلق پتہ لگانے میں کامیاب ہو جائیں جس کو عرب ربوٰ کہتے تھے تو پھر اس کی تعریف کا معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں ہوگا۔ سو تفسیر و حدیث کی کتب سے پتہ چلتا ہے کہ عربوں کے نزدیک ربوٰ کے معنی یہ تھے کہ ایک مقررہ مدت کے لئے کسی کو قرض دیا جائے۔ اور اپنی اس رقم کے متعلق کسی قسم کی ذمہ داری قبول کئے بغیر اس سے نفع کمایا جائے۔ یا مدت معینہ کے بعد مقروض سے کہا جائے۔ کہ یا تو اپنا قرض ادا کرو۔ یا پھر اس میں اپنی طرف سے اس قدر رقم اور بڑھا دو۔ گویا صرف وقت یا مہلت کی بنا پر قرض سے نفع کمانا ربوٰ کی سب سے متعارف صورت تھی۔ اس لئے عموماً ربوٰ کی تعریف یہ کی گئی ہے۔ کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا فَهُوَ رِبًا۔ یعنی کسی قرض کو حصول منافع کا ذریعہ بنانا ربوٰ ہے۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ربوٰ سے معنوی مناسبت کے پیش نظر بعض تجارتیں بھی ممنوع قرار دیدیں۔ یہاں تک کہ اب حدیث و فقہ میں ربوٰ کے زیادہ متعارف معنے یہی نظر آتے ہیں۔ چنانچہ کتب فقہ میں ربوٰ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

زیادۃ احد البدلین المتجانسین من غیر ان یقابل ھذہ الزیادۃ عوض۔ (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۵)

یعنی دو ہم جنس چیزوں کا بغیر کسی عوض کے کمی بیشی کے ساتھ مبادلہ ربوٰ ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ تمدنی ضرورتوں کے پیش نظر بعض اشیاء کے مساوی تبادلہ کو بشکل قرض جائز قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اسی تبادلہ کو بشکل بیع جائز نہیں سمجھا گیا۔ مثلاً ایک من گندم اس شرط پر قرض لی جائے کہ ایک ماہ بعد اتنی ہی گندم واپس کر دی جائے گی۔ تو یہ ایک جائز صورت ہوگی لیکن اگر یہ معاملہ اس طرح ہو کہ ایک من گندم خرید کی جائے اور اس کی قیمت ایک من گندم طے ہو جس کی ادائیگی ایک ماہ بعد قرار پائے تو تبادلہ کی یہ صورت ممنوع ہوگی۔ یہی صورت حال نقدی کے مبادلہ کی ہے:

سوال:۔ میسر کی کیا تعریف ہے؟

جواب:۔ میسر کے لفظ کی تشریح بھی خود قرآن کریم نے بیان نہیں کی۔ البتہ تاریخی رواج اور احادیث کی تصریح سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کسی حقیقی محنت اور باہمی تعاون کی روح کے بغیر محض قسمت اور دھوکے کے بھروسہ پر بازی لگانا اور اس طرح دوسروں کو محروم کر کے ان کے مال یا ان کی کمائی کا مالک بننا میسر ہے۔ کتب فقہ میں میسر کی قانونی تعریف یہ کی گئی ہے۔ کل ما لا یخلو اللاعب فیہ من غنم او غرم فھو میسر۔ یعنی ہر ایسی بازی جو کھیلنے والے

کے لئے مالی ارجحیت کا موجب بنے وہ جؤا ہے۔ اسی کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ یعنی شیطان چاہتا ہے کہ وہ تم میں شراب اور جوئے کے ذریعہ بغض و عداوت کی طرح ڈال دے۔ گویا شراب اور جؤا افراد اور قوموں کی باہمی عداوت کے جراثیم ہیں جو تمدنی اور معاشی تعاون کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو اپنے ثبوت کے لئے کسی برہان کی محتاج نہیں۔ کیونکہ اسے ہر وہ شخص جانتا ہے جو دنیا کے حالات سے باخبر ہے۔

سوال:۔ ایک شخص کے پاس لوگ امانتیں رکھواتے ہیں اس کا تجربہ ہے کہ لوگ تیس فیصدی سے زیادہ اپنی امانتیں واپس نہیں لیتے۔ اس تجربہ کی بنیاد پر وہ شخص بقیہ رقم اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔ لیکن یہ امکان ہر وقت ہے کہ لوگ اپنی امانتیں کسی وقت مانگ لیں ایسی حالت میں یہ رسک (Risk) میسر تو نہیں ہے؟

جواب:۔ امانت میں امین کی اجازت کے ساتھ تصرف جائز ہے۔ نیز اس اجازت کے لئے عام متعارف دستور کافی ہے۔ مثلاً ایک امانت رکھوانے والے کو معلوم ہے کہ جس شخص کے پاس وہ امانت رکھوا رہا ہے۔ وہ ایسی امانتوں کو اپنے تصرف میں لاتا رہتا ہے۔ اور پھر اس علم کے باوجود وہ اس کے پاس امانت رکھواتا ہے۔ تو اس کا یہ طرز عمل امانت میں تصرف کی اجازت کے مترادف ہوگا۔ لیکن مجاز تصرف کے بعد یہ رقمیں صرف نام اور عمومی مفہوم کے اعتبار سے امانت ہیں۔ ورنہ حقیقت کے لحاظ سے ان کی حیثیت قرض کی ہے۔ جس کی واپسی کا امین ذمہ دار ہے۔ پس ایسی صورت میں تجربہ میں آئے ہوئے ایک مسلمہ دستور کے مطابق اس کا تصرف مدعی کے علم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ الخراج بالضمان یعنی ذمہ داری کا خطرہ مول لینے کی وجہ سے ہی انسان منافعہ کا حقدار بنتا ہے اسی اصول کے مطابق وہ اس تصرف کا مجاز ہوا ہے۔ اس لئے فَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ کی رعایت کے پیش نظر مجبوری کے وقت میں وہ قانونی مہلت کا بھی حقدار ہوگا۔ علاوہ ازیں دنیا کے تجربہ میں آئے ہوئے ایک سنجیدہ اور سائنٹفک طریق کار کو محض امکانی (Risk) کی بنیاد پر غالب خطرات میں گھرے ہوئے غیر سنجیدہ ذریعہ معاش پر محمول کرنا کسی طرح بھی درست نہیں:

"نوجوان"
اور
قربانی کی رُوح

"جوانی کا زمانہ آتا ہے کہتے ہیں جوانی دیوانی۔ لیکن جتنی قربانی کی رُوح جوانی کے زمانہ میں پائی جاتی ہے اتنی قربانی کی رُوح نہ بچپن میں پائی جاتی ہے۔ نہ بڑھاپے میں پائی جاتی ہے بچہ بہت ڈرتا ہے اور بوڑھا سوچتا بہت ہے لیکن جوان کام بہت کرتا ہے وہ نہ اتنا ڈرتا ہے جس سے کام خراب ہو جائے۔ اور نہ اتنا سوچتا ہے۔ کہ سوچتے سوچتے کام کا وقت نکل جائے۔ قوت عمل اس میں پورے زور اور پورے شباب پر پائی جاتی ہے۔"

(اقتباس خطبہ جمعہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۵۷ء)

بجٹ سال ۵۴-۵۵ء

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ جلد توجہ کریں

شوریٰ خدام الاحمدیہ (جو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد ہوگی) میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے آئندہ سال کے آمد و خرچ کا تخمینہ ممبران مشاورت کے سامنے پیش ہوگا۔ دفتر مرکزیہ کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ بجٹ چھپوا کر شوریٰ سے کم از کم ایک ماہ قبل مجالس کو بھجوا دیا جائے۔ تا وہ اس پر اچھی طرح غور کر کے اپنی آراء سے نمائندگان کو آگاہ کر سکیں۔ لیکن دفتر صرف اسی صورت میں بجٹ تیار کر سکتا ہے۔ جبکہ مجالس اپنی آمد کا تخمینہ بروقت بھجوا دیں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ مجالس سادے کاغذ پر مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق بجٹ بنا کر ۳۱ اگست ۱۹۵۳ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ دفتر سے بجٹ فارم بھجوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس مرتبہ کوشش کی جائے گی کہ سال رواں کا بجٹ پورا کرنے والی مجالس کے نام شوریٰ میں سنائے جائیں۔ تا مجالس کو اندازہ ہو سکے کہ کتنی مجالس ایسی ہیں جو اپنی ذمہ داریاں نبھا رہی ہیں۔ نیز بقایا دار مجالس کو ان کے بقائے سے ۱۵ اگست ۱۹۵۳ء تک اطلاع دے دی جائے گی۔ امید ہے کہ مجالس اجتماع سے قبل اپنے بقائے صاف کرنے کی پوری کوشش کریں گی۔ تا ان کا نام سو فیصدی چندہ دینے والی مجالس میں شامل کیا جائے۔

نقشہ فارم بجٹ خدام الاحمدیہ بابت سال ۵۴-۵۵ء

نام مجلس معہ پورا پتہ ڈاک ......

کل تعداد خدام ......

نمبر شمار	نام خادم	آمد ماہوار	چندہ ماہوار بحساب ایک پائی فی روپیہ	چندہ سالانہ اجتماع	کیفیت

دستخط قائد مجلس تاریخ دستخط ناظم مال مجلس

مندرجہ بالا نقشہ کے مطابق بجٹ فارم تیار اور پُر کر کے ۳۱ اگست ۱۹۵۳ء تک دفتر میں ضرور بھجوا دیجئے۔ اور اگر آپ کی مجلس کا کوئی خادم نادہند ہو۔ جو باوجود پوری کوشش کے ادائیگی چندہ کی طرف توجہ نہ کرتا ہو۔ تو اس کی مکمل رپورٹ علیحدہ ارسال فرمائیں۔ تا ان کے متعلق مناسب کارروائی کے لئے معاملہ مجلس مرکزیہ میں پیش کیا جا سکے۔

چندہ سالانہ اجتماع جلد تر وصول کر کے دفتر میں ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں

(سید عبد الباسط نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعوتِ عمل

(از جناب ملک خادم حسین صاحب نائب ناظر امور عامہ - ربوہ)

دنیا بھر کے مذاہب میں سے اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو انسان کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں مشعل راہ کا کام دیتا ہے اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی اپنے رہنماؤں کو بانئے اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے بالمقابل پیش نہیں کر سکتا۔

حضورؐ نے اپنی بعثت سے پہلے ہی کفار مکہ کے دلوں پر اپنی دیانت اور امانت کی وجہ سے ایک ایسا اعتماد قائم کر دیا تھا کہ انہوں نے حضورؐ کو صدیق اور امین کا لقب دے رکھا تھا۔

حضورؐ نے پہلا سفر اپنے چچا ابو طالب کی رفاقت میں بارہ سال کی عمر میں کیا۔ یہ ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام کا سفر تھا ابو طالب کی خواہش تھی کہ آپ تاجر بنیں۔ کیونکہ یمن اور شام میں تو مکہ ہی سے تجارت ہوتی تھی۔ اور اس کے علاوہ بحرین اور نجد سے بھی تجارت کا سلسلہ قائم تھا تجارت میں حضورؐ نے اپنا فرض دیانتداری اور خوش اسلوبی سے سرانجام فرمایا۔ صداقت کا دامن کسی حالت میں نہ چھوڑا۔ اور ہر ایک سے اپنا معاملہ ایسا صاف رکھا کہ لوگ عش عش کر اٹھے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عام شہرت رکھتا ہے کہ رزق تجارت میں نو حصے ہے اور ایک حصہ دوسرے کاموں میں ہے۔ ایک صحابی حضرت سائبؓ نامی جب اسلام سے مشرف ہوئے۔ تو لوگوں نے حضورؐ کے سامنے ان کی تعریف کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں" سائبؓ نے عرض کیا۔ آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپؐ ایک مرتبہ تجارت میں میرے شریک تھے۔ اور آپؐ نے ہمیشہ نہایت صاف معاملہ رکھا"

یہ کارنامے ہمارے لئے اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ ہیں ہمیں اپنی زندگی میں عملی طور پر ان کی پیروی کرنا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت میں اس روح کو نئے سرے سے پھونکنے کیلئے جنوری ۵۳ء میں احمدی تجار کانفرنس منعقد فرمائی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں تحریر فرمایا۔

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اجتماعی کام اور نظام کے ماتحت کام میں برکت ہوتی ہے بعض لوگ آپ میں سے بڑے لوگ ہیں اور اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں کہ جماعت کے چھوٹے تاجروں سے مل کر کام کریں۔ یہ لوگ سخت غلطی خوردہ ہیں جماعت کی طاقت خواہ وہ غریب ہو افراد کی طاقت سے خواہ وہ کتنے ہی بڑے ہوں زیادہ ہوتی ہے پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور جماعت سے مل کر کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ہاتھ پر ہے۔

چونکہ سلسلہ کا کام نہیں کہ فیصلہ کرے کہ کونسا کام کونسے دوست کریں اسلئے اگر کوئی دوست کسی کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو خود پیش کریں۔ کہ فلاں کام علیحدہ یا دوسروں سے مل کر کرنے کو تیار ہیں۔ تاکہ امور عامہ ایک کام سے دلچسپی رکھنے والے مختلف احباب کو آپس میں ملا دے"

آئیے! ہم سب ملکر کوشش کریں۔ کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی کامل پیروی کرنے کے لئے اپنے امام کی آواز پر عملی طور پر لبیک کہیں اور اپنی اولادوں میں تجارت کا رجحان پیدا کر کے ان کی زندگیاں کامیاب بنائیں خدام جو کہ جماعت کی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہیں خاکسار ان کو بھی حضور کے ارشادات کی تعمیل کی طرف توجہ دلاتا ہے تجارت کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبار میں اعلان ہوتے رہتے ہیں آپ ان سے ... فائدہ اٹھائیں۔ جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین۔

از رشحات قلم ملک سیف الرحمٰن صاحب
مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اقامۃ الوزن

(۲)

انسان اپنے مقصد زندگی میں کامیاب ہے یا ناکام؟ اس سوال کے جواب سے پیشتر یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ انسان کا مقصد زندگی ہے کیا۔ یہ ایک نہایت ہی اہم اور دقیق بحث ہے۔ بہت سی حقیقتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں سمجھتے ہیں محسوس کرتے ہیں لیکن جب ان کی تشریح کرنے بیٹھیں۔ تو حقیقت کی عکاسی سے عاجز رہتے ہیں تلاش کے باوجود مافی الضمیر کو ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے پھر کوشش کرتے ہیں کہ پورا مطلب نہ سہی ادھورا ہی ادا ہو جائے۔ لیکن پھر بھی تسلی نہیں ہوتی۔ کچھ نہ کچھ کمی باقی رہ جاتی ہے۔ کوئی نہ کوئی پہلو تشنۂ تشریح رہتا ہوا نظر آتا ہے۔ انسان محنت و مشقت سے کماتا ہے اور اپنی کمائی اپنی بیوی کی جھولی میں لا ڈالتا ہے ایسا وہ کیوں کرتا ہے اسلئے کہ ازدواجی محبت و پیار اسی کا مقتضی ہے باپ اپنی اولاد کی خاطر اپنے آرام و آسائش کو قربان کر دیتا ہے۔ اس میں بھی پدرانہ محبت و پیار کا جذبہ کارفرما ہے۔ ماں اپنے بچے کی خاطر کیا کیا قربانیاں نہیں دیتی۔ یہاں بھی مادرانہ پیار کے سوتے نسل انسانی کی کھیتی کی آبیاری کر رہے ہیں دوست اپنے دوست پر جان قربان کر دیتے ہیں۔ یہ بھی محبت و موانست کی کرشمہ سازیاں ہیں محب الوطن سپاہی اپنے وطن کی عزت کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں دیتے ہیں آخر مادر وطن کی محبت کے سوا اور کونسا جذبہ ہے جس نے انہیں ان قربانیوں پر آمادہ کیا ہے۔ غرض یہ سب حقیقتیں ہیں اور ان کا مرکزی نقطہ محبت ہے لیکن اس پر پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر انسان محبت کرتا کیوں ہے اور محبت کی تکمیل کے بعد اسے کیا مل جاتا ہے غرض اس تفصیل کے بعد بھی یہ سوال تشنۂ جواب رہ جاتا ہے لیکن یہ تشنگی صرف الفاظ کی حد تک ہے۔ ورنہ جہاں تک احساس و یقین تسلی و اطمینان کا تعلق ہے سبھی ایک ہی قسم کی کیفیت سے بہرہ ور ہیں اور اسی کیفیت نے انہیں مصروف عمل کر رکھا ہے یعنی یہ عمل مسلسل ایک ختم نہ ہونیوالی جد و جہد اس جذبہ کی رہین منت ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک حقیقت کو ہم سمجھتے ہیں جانتے ہیں اور اس کی تحریک پر حیرت انگیز قربانیاں پیش کرتے ہیں لیکن جب اس حقیقت کو الفاظ کا جامہ پہنانے اٹھیں۔ تو ناکام رہتے ہیں کچھ یہی حال انسان کے مقصد زندگی کی تشریح و توضیح کا ہے قرآن کریم نے اسی مقصد کو اس طرح بیان کیا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ کہ ہم نے جنّ و انس کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ تا وہ میری عبادت کریں۔ اس جگہ لفظ عبادت قابل تشریح ہے۔ عبادت کی ایک تعبیر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو صفات الٰہی کا مظہر بنائے جس طرح اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اسی طرح انسان بھی چھوٹا رب العالمین بنے جس طرح وہ رحمٰن و رحیم ہے اسی طرح انسان بھی چھوٹا رحمٰن و رحیم بنے جس طرح وہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہے اسی طرح انسان بھی چھوٹے پیمانہ پر جزاء و سزا کے اقتدار کو حاصل کرے۔ گویا عرفان الٰہی یا معرفت الٰہی کی تکمیل انسان کا مقصد حیات ہے اسی حقیقت کو ایک حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ یعنی میں حسن و جمال کا ایک مخفی خزانہ تھا میری ازلی محبت نے تقاضا کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ ایک دوسری روایت ہے جس نے اس حقیقت کی تشریح ایک اور ہی پیرائے میں کی ہے۔ یعنی اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی

صورت پر پیدا کیا یعنی اس میں وہ تمام اہلیتیں رکھیں جن کے سہارے وہ صفات الٰہی کو ظلی رنگ میں اپنا سکتا ہے۔ ایک اور حدیث میں انسان کی صحیح جد و جہد کے نتائج کو اس طرح واضح کیا گیا ہے۔ میرا بندہ نوافل میں ترقی کرتے کرتے اس درجہ میں پہنچ جاتا ہے۔ کہ میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے (اسکی تاثیر) یعنی اس کی ہر حرکت کامیابی کی نوید لاتی ہے۔ اور ناکامی کے چرکوں سے اس کی زندگی محفوظ ہو جاتی ہے پھر عبادت کا نتیجہ جنت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ یعنی اے وہ انسان جس نے اپنے حسن عمل سے اطمینان کا درجہ حاصل کر لیا ہے میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ میری جنت میں تو داخل ہونے کی قابلیت تجھ میں پیدا ہو جائے۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ عبادۃ کا درجہ اطمینان اور تسکین کے درجہ سے بھی اوپر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جنت کا انتہائی مقام رضوان الٰہی ہے جسے کبھی لقاء الٰہی سے تعبیر کیا گیا ہے اور کبھی وصال الٰہی سے۔ غرض یہ سب ایسے الفاظ ہیں جو حیاۃ انسانی کے مقصد کی طرف راہنمائی کرتے ہیں لیکن اتنی وضاحت کے بعد بھی حقیقت جنت یا یوں کہئے کہ مقصد حیات انسانی مزید انکشاف کا مقتضی ہے۔ یہاں تک کہ خود خالق فطرت نے فرمایا۔ لا تعلم نفسٌ ما اخفی لھم من قرۃ عین جزآء بما کانوا یعملون۔ کہ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی جو نعمتیں ان کے لئے پردۂ غیب میں مخفی ہیں انہیں کوئی بھی نہیں جانتا۔ ایک حدیث میں اس کی تفسیر یوں کی گئی ہے۔ ان نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا۔ ہاں دیکھنا یا سننا تو الگ رہا۔ وہ تو خیالِ انسانی کی دسترس سے بھی باہر ہیں۔

(باقی)

افکار و خیالات

شبلی نعمانی کہتے ہیں:۔

"دوسری قوموں کی ترقی یہ ہے کہ آگے بڑھتے جائیں۔ آگے بڑھتے جائیں۔ اور مسلمانوں کی ترقی یہ ہے۔ کہ وہ پیچھے ہٹتے جائیں پیچھے ہٹتے جائیں۔ یہاں تک کہ صحابہ کی صف سے جا کر مل جائیں"

ایک یورپین مفکر لکھتا ہے:۔

"بہرت کے نشو و نما کے لئے معلم کی راہنمائی نہایت ضروری ہے۔ تاکہ اس کے شاگرد عواطف کے نظام کی درست تشکیل کر سکیں۔ عواطف کی تنظیم ہی میں کامیاب زندگی کا راز پنہاں ہے"

مارکس کہتا ہے:۔

"ہمیں روپیہ تو کمانا چاہیئے۔ تاکہ ہم زندہ رہیں اور کچھ لکھ سکیں۔ لیکن روپیہ کمانے کے لئے ہمیں زندہ رہنا اور لکھنا نہ چاہیئے"

مولانا محمد علی صاحب جوہرؔ لکھتے ہیں۔

"ہمارا ملک تباہ ہو رہا ہے اور اس سے بھی زیادہ تباہ ہوگا۔ تو صرف اس باعث کہ ہم دھواں دھار تقریروں کے عاشق اور پُر زور تحریروں کے گرویدہ ہیں عمل کا جہاں تک تعلق ہے ہم ایک مفلوج جسم سے بہتر نہیں"

مسیح ناصریؑ فرماتے ہیں۔

"اگر کسی سلطنت میں پھوٹ پڑ جائے۔ تو وہ سلطنت قائم نہیں رہ سکتی۔ اور کسی گھر میں پھوٹ پڑ جائے۔ تو وہ گھر قائم نہ رہ سکیگا"

بانئے سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اسکے کہ جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کریگا۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی"

سیروا فی الارض

کھیوڑہ — کٹاس — دوالمیال

(۱)

کوہستان نمک کا سلسلہ بہت لمبا ہے۔ یہ کھیوڑہ سے شروع ہو کر کالا باغ تک ممتد ہے بلکہ Indus کے اس پار بھی بنوں اور کوہاٹ کے پہاڑوں میں بھی یہی سلسلہ ہے اس میں مختلف مقامات سے نمک کھدوایا جا رہا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ مقدار میں اور فنی طور پر کام کھیوڑہ میں ہو رہا ہے۔ اگر آپ کھیوڑہ کو دیکھنا چاہیں تو آپ کو ملک وال جنکشن سے گاڑی بدلنا ہوگی۔

کھیوڑہ کی کل آبادی چودہ ہزار کی ہے۔ اس میں سے سات سو افراد کانوں میں کام کرنے والے ہیں۔ ایک شفٹ میں تین سو آدمی کام کرتے ہیں۔ اس پہاڑ میں ۱۷ لیول levels میں اس وقت کھدائی ہو رہی ہے۔ ۴۵ مربع میل میں کھدائی ہو چکی ہے۔ پہلے یعنی تقسیم ملک سے قبل اس کان سے ۵۰ ہزار من روزانہ نمک نکالا جاتا تھا۔ لیکن اب دس بارہ ہزار من تک روزانہ نکالا جاتا ہے۔ راقم الحروف کو اسی ماہ اس کان کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ کان کے اندر گرمی کے موسم میں بھی کافی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ میں نے اس کان میں وہ حصے بھی دیکھے۔ جہاں سکھوں کے وقت میں نمک کھدوایا جاتا تھا۔ اور سینکڑوں فٹ نہایت تنگ راستہ کے ذریعہ عورتیں سروں پر بوجھ اٹھا کر اوپر چڑھتی تھیں۔ لیکن اب مشین کے ذریعہ گاڑیاں اوپر کھینچی جاتی ہیں۔ اب ہر level میں بھی سرنگ کو شمالاً جنوباً اور شرقاً غرباً میں کھدوایا جاتا ہے۔ خدا کی یہ نعمت اتنی کثیر مقدار میں ہے کہ قیامت تک بھی اس سے نمک نکالتے رہیں تو بھی ختم ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔ اور اس حقیقت کو قرآن پاک میں یوں بیان فرمایا ہے۔ ما نفدت کلمات اللہ۔ ۱۹۲۵ء میں ان کانوں کے لئے ایک کمیشن آیا تھا۔ جس کی ممبر ایک عورت بھی تھی۔ چنانچہ اس کمیشن کی رپورٹ پر عورتوں کو کانوں میں کام کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔

کان کے اندر ریلوے لائن بچھا دی گئی ہے انجن میں کوئلہ استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ الیکٹرک سے چلتا ہے تاکہ کان میں دھواں پیدا نہ ہو۔ کان میں سخت اندھیرا ہے کام کرنے والا ہاتھ میں لیمپ یا دیا رکھتا ہے۔ اور جب کسی کو پرانی کھدائی یا کان وغیرہ میں مختلف مقامات دکھانا ہو تو پھر ایک قسم کا مصالحہ جلاتے ہیں جس سے اس کے ارد گرد کا سارا علاقہ روشن ہو جاتا ہے۔ ہم چونکہ کانوں میں کام کرانے والے ایک افسر کے مہمان تھے۔ اس لئے انہوں نے ایک پرانا مائنر ہمیں رہبر کے طور پر دیا۔ جس نے کان کے متعلق ہر قسم کی معلومات ہمیں دیں۔ اور کان کی ہر نشیب و فراز اور مختلف levels میں سیر کرا دی۔ ہمارے رہبر نے بتایا کہ کان سے نمک کا نکاس چوتھی صدی سے بتایا جاتا ہے۔ ہمارا رہبر ۷۵ سالہ محمد بخش تھا جسے اسی کان میں کام کرتے ۴۶ سال ہو رہے ہیں۔

ہمارے رہبر نے کان کے مختلف جگہوں پر نمک کے stocks دکھائے اور وہ مقامات بھی دکھائے جہاں نمک کے پہاڑوں میں سرنگ کے اندر مشین سوراخ کر رہی تھی اور پھر بارود رکھنے کے لئے اس میں جگہ بنا رہے تھے۔ تاکہ اس کو اڑایا جائے۔ اور پھر اس نے دکھایا۔ کہ جگہ جگہ بہت طویل و عریض تالاب ہیں جن میں سخت کڑوا پانی جمع ہے۔ جسے پمپ کے ذریعہ باہر نکالا جاتا ہے۔ اور یہ پانی بھی ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے اور نمک کے [illegible] A.C.C.

یعنی الیوسی ایٹڈ کیمیکل کارپوریشن آف انڈیا خریدتی ہے۔ کیونکہ اس کی مدد سے سوڈا تیار کرتی ہے۔ یہ فیکٹری بھی کھیوڑہ میں ہے۔ اس فیکٹری میں روزانہ ۸۰ ٹن سوڈا تیار ہوتا ہے۔ اب اس کمپنی میں اکاون فیصدی حصص حکومت پاکستان کے ہیں۔ اس میں کام کرنے والوں کیلئے کمپنی کی طرف سے نہایت عمدہ رہائشی کوارٹرز مہیا کئے گئے ہیں

یہ سارا علاقہ فیکٹریوں اور کارخانوں سے معمور ہے قدرت نے دولت کے ذخیرے زمین کے اندر چھپا رکھے ہیں اور حضرت انسان ان خزائن کو کھود رہا ہے۔ کیا خوب فرمایا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "اطلبوا الرزق فی خبایا الارض" کہ رزق کو زمین کی کھوہوں میں تلاش کرو" اور اس پس ماندہ علاقہ کے لوگ اب ان کانوں اور فیکٹریوں کی بدولت اپنی اقتصادی حالت کو نسبتًا سنوار رہے ہیں۔

اس نقطہ نظر کے ماتحت میں نے بعض مزدوروں کو بلایا اور میں ایسے مزدوروں سے بھی ملا جن کے باپ دادا بھی اسی کان میں کام کرتے رہے اور اب وہ بھی اسی کان میں کام کر رہے ہیں مجھے ایک مزدور نے بتایا۔ کہ اس کے تین لڑکے ہیں ایک سوڈے کی فیکٹری میں کام کرتا ہے ایک کان میں فلاں حصہ میں کام کرتا ہے۔ اور وہ بھی یہیں کام کرتا ہے اس کی ماہوار آمد ڈیڑھ صد دو صد روپیہ تھی جبکہ پہلے وہ ایک پیسہ بھی نہیں کماتے تھے۔ بارانی زمین تھی۔ فصل کبھی ہو جاتی تھی کبھی نہ ہوتی تھی۔

اس سے دو میل کے فاصلہ پر ڈنڈوت ہے۔ جہاں ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری ہے یہیں ریلوے اسٹیشن ہے۔ اور علاقے میں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جگہ جگہ پتھر کے کوئلے کی کانیں نکلی ہوئی ہیں۔

عام مزدوروں کی ماہوار آمد یہاں پچاس روپے ہے حکومت

پاکستان کی اس علاقہ میں ٹیکنیکل کالج قائم کرنے کی تجویز ہے راجہ غضنفر علی خاں اسی علاقہ یعنی تحصیل پنڈ دادنخاں کے رہنے والے ہیں یہاں کانوں کے مزدوروں کی دو یونین ہیں۔ ایک کا نام "لیبر مائنز ایسوسی ایشن" دوسری Gang man ایسوسی ایشن" ہے یہ دونوں یونین حکومت کے اثر کے ماتحت ہیں کمیونسٹ اثر یہاں نہیں ہے۔ اگرچہ نمک کے نکاس کے کم ہونے کی وجہ سے ان کی آمدن میں بھی فرق آگیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ بیرون دریافت پر افسر نے بتایا کہ کسی باہر کے ملک میں نمک نہیں دیا جاتا۔ اب جاپان سے کچھ گفتگو ہو رہی ہے۔ لیکن وہ ملک کی صورت میں مانگتا ہے۔

جب ہم مزدوروں سے گفتگو کرتے تھے تو انہوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ جو کرید کرید کر ہم سے پوچھتے ہیں۔ شاید یہ ہمارے لئے کچھ کریں گے۔ چنانچہ فیروز خاں نامی ایک شخص کی گفتگو و حرکات سے میرے ساتھی نے اندازہ کرتے ہوئے کہا۔ اس شخص میں لیڈری کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ فورًا وہ افسر بولے اسی لئے یہ معطل ہوتا ہے۔

بہر حال مزدوروں تک کو بھی احساس ہے کہ ہم تعلیم میں پیچھے ہیں۔ ہمارا علاقہ پسماندہ ہے۔ بالغرض یہ وہ علاقہ ہے جہاں قدرت نے ہر طرف فیاضی بکھیری ہے۔ جہاں زمین کے اندر دولت کے دفینے ہیں۔

یہ وہ علاقہ ہے جہاں کے سپاہیوں نے طبرق اور بن غازی میں محوریوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ لیکن جہاں دیہات میں لوگ جوہڑوں کا پانی پیتے ہیں اور باجرے کی روٹی کھاتے ہیں۔

کتاس وہ قصبہ ہے جسے ہندو سرشٹی کی آنکھ" کہتے تھے جو ان کا "مقدس ترین" مقام ہے یہ بھی اسی علاقہ میں ہے اور دو میل وہ جگہ ہے جہاں ضلع جہلم کی سب سے بڑی اور پرانی جماعت ہے جہاں منارۃ المسیح کی طرز پر گاؤں کے وسط میں مینارہ ہے جسے فوجی علاقہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے مدرسہ [illegible] شمار میں [illegible]

تربیتی کلاس

(از مکرم جناب مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال سالانہ اجتماع کے ساتھ ایک تربیتی کلاس جاری کی جاتی ہے جس میں خدام کو دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کلاس کے لئے نصاب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خاص ہدایت کے ماتحت تیار کیا گیا ہے۔ اور حضور کے منتخب فرمودہ اساتذہ ہی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ امسال یہ کلاس سالانہ اجتماع کے معاً بعد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں کھولی جائے گی۔

یہ پندرہ دن کا کورس ہے تعلیم کے علاوہ متعلمین کی جسمانی ورزش کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ ان پندرہ دن کے اخراجات کا اندازہ بیس روپے فی کس ہے چونکہ اس کلاس میں شامل ہونیوالے خدام اپنی اپنی مجلس کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے اخراجات بھی مجلس متعلقہ ہی ادا کرتی ہے۔ مجلس مرکزیہ نے اس بارہ میں ایک سہولت بھی دی ہے۔ کہ جس مجلس کا سالانہ اجتماع کا چندہ سو فیصدی ادا ہو جائے گا۔ اس سے اس کے نمائندگان کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔ اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ہر مجلس کو کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ نمائندہ کے انتخاب کے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ وہ کم از کم مڈل پاس ہو۔ اردو لکھ پڑھ سکتا ہو اور قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جانتا ہو۔ تاکہ کلاس میں نوٹ لے سکے۔

مجالس اپنے نمائندگان کے ناموں سے ۳۰ ستمبر ۱۹۵۳ء تک دفتر میں اطلاع بھجوا دیں۔

معلومات

ازواجِ مطہراتؓ

۱- حضرت خدیجہؓ لقب ام ہند۔

ان سے چھ بچے ہوئے۔ دو لڑکے تو بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ چار لڑکیاں۔ (۱) حضرت فاطمہ (۲) حضرت زینب (۳) حضرت رقیہ (۴) حضرت ام کلثوم۔

۲- حضرت سودہؓ بنت زمعہ۔ وفات ۵۵ھ۔

حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد سب سے پہلے یہی نکاح میں آئیں۔ ان کے بھائی کافر تھے۔ جب ان کو آنحضرت صلعم سے شادی کا علم ہوا۔ تو سر میں خاک ڈال لی۔ پھر ساری عمر نادم ہوتے رہے۔ انہیں کو دیکھکر حضرت عمرؓ نے کہا تھا سودہ! ہم نے پہچان لیا۔ تب آیت حجاب نازل ہوئی۔

۳- حضرت عائشہؓ کنیت ام عبداللہ۔ اپنے بھانجے کے نام پر۔ وفات ۵۷ھ۔

۱۰ نبوی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا اس وقت یہ چھ سال کی تھیں۔ رخصتانہ نو برس کی عمر میں ہوا۔ جب آنحضرت صلعم نے وفات پائی۔ تو ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ ۶۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔ آپ سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں۔ ۱۷۴ احادیث پر شیخین نے اتفاق کیا ہے۔ صحابہ کے سامنے جب کوئی مشکل سوال آ جاتا تھا۔ تو اس کو حضرت عائشہؓ ہی حل کرتی تھیں۔ ان کے شاگردوں کا بیان ہے کہ ان سے زیادہ ہم نے کوئی خوش بیان نہیں دیکھا۔

۴- حضرت حفصہؓ۔ وفات ۴۵ھ۔

ان کا نام زینب بنت مظعون تھا۔ بعثت سے پانچ برس پہلے عین اس سال جب قریش خانہ کعبہ کو تعمیر کر رہے تھے۔ پیدا ہوئیں۔ حضرت عمرؓ کی بیٹی تھیں۔ اس لئے مزاج میں ذرا تیزی تھی۔ حضرت صفیہؓ کو انہوں نے ہی کہا تھا۔ "یہودی کی بیٹی"

۵- حضرت زینب ام المساکین۔

۳ھ میں ان کے ساتھ نکاح ہوا۔ پہلا خاوند عبداللہ بن جحش تھا جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔ آنحضرت صلعم کی زندگی میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد صرف یہی ایک تھیں جنہوں نے وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر تیس سال کی تھی۔ جنۃ البقیع میں دفن ہوئیں۔

۶- حضرت ام سلمہؓ۔ ہند نام۔ ام سلمہ کنیت۔

پہلے ابو سلمہ کے ساتھ بیاہی ہوئی تھیں۔ جو ان کے چچازاد اور آنحضرت صلعم کے رضاعی بھائی تھے۔ اہل سیر کے نزدیک یہ پہلی عورت ہیں جو مدینہ میں ہجرت کر کے آئیں۔ انہوں نے اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ بھی ہجرت کی تھی۔

اہل سیر متفق ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے سب سے آخر میں یہ وفات پائیں۔ بعض نے ۵۹ھ بعض نے ۶۲ھ وفات کی خبر بتائی ہے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۴ سال تھی۔ ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ کے بعد فضل و کمال میں انہیں کا درجہ ہے۔ روایت حدیث اور نقل احکام میں حضرت عائشہؓ کے سوا اور تمام بیویوں پر ان کو فضیلت ہے صلح حدیبیہ میں جب صحابہ کو مکہ سے باہر حلق اور قربانی میں تامل تھا۔ تو حضرت ام سلمہؓ کی تدبیر سے ہی یہ مشکل حل ہوئی تھی۔

۷- حضرت زینبؓ۔

حضرت عائشہؓ نے ان کے متعلق کہا ہے کانت تسامینی۔ نسبی حیثیت سے آنحضرت صلعم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ جمال، زہد و ورع میں ممتاز تھیں۔ واقعہ افک کے وقت جب آنحضرت صلعم نے ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ "ما علمت الا خیرا" جب آنحضرت صلعم نے ان کو

عقد میں لانا چاہا۔ تو انہوں نے کہا۔ استخارہ کر کے بتاؤں گی
بہت فیاض تھیں۔ اپنے دست و بازو سے معاش پیدا کرتیں
اور اس کو خدا کی راہ میں لٹا دیتیں۔

آنحضرت صلعم نے ازواج مطہرات کے متعلق فرمایا تھا
"اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا" ازواج مطہرات
میں سب سے پہلے وفات پائی۔ حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ
پڑھائی۔ ۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ ۵۳ برس کی عمر پائی۔

۸۔ حضرت جویریہؓ۔ وفات ۵۰ھ۔

حارث بن ضرار کی بیٹی تھیں۔ جو قبیلہ بنو المصطلق کا
سردار تھا۔ غزوہ مریسیع میں مال غنیمت میں ہاتھ آئیں۔ یہ
قیس بن شماس انصاری کے حصے میں آئیں۔ تو اوقیہ پر
مکاتبت کی آنحضرت صلعم سے مدد لینے آئیں۔ آپؐ نے
فرمایا کیا تمہیں اس سے بہتر چیز کی خواہش ہے۔ ان کی مکاتبت
ادا کر دی۔ اور ان سے نکاح کر لیا۔

جنۃ البقیع میں دفن ہوئیں۔ ۶۵ برس کی عمر میں۔

۹۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ وفات ۴۴ھ۔

رملہ نام اور ام حبیبہ کنیت تھی۔ آنحضرت صلعم کی
بعثت سے ۱۷ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن جحش
سے عقد ہو گیا۔ عبداللہ بن جحش حبشہ میں جا کر عیسائی
ہو گئے۔ اختلاف دینین کی وجہ سے مفارقت ہو گئی۔ حبشہ
میں ہی نجاشی نے آنحضرت صلعم سے ان کا نکاح پڑھا۔
اور آپ کی طرف سے چار سو دینار مہر ادا کیا۔ جب نکاح کے
تمام رسومات ادا ہو گئے تو نجاشی نے ان کو شرجیل بن حسنہ
کے ساتھ آنحضرت صلعم کی خدمت میں روانہ کیا۔

۱۰۔ حضرت میمونہؓ۔

باپ کا نام حارث۔ ماں کا نام ہند تھا۔ حضرت عباسؓ
نے ان کے نکاح کی تحریک کی۔ عجیب اتفاق یہ کہ مقام سرف
میں ان کا نکاح ہوا۔ اور وہیں فوت ہوئیں۔ حضرت
عبداللہ بن عباس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جب جنازہ چلا
تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا۔ آنحضرت صلعم کی بیوی
ہیں۔ ذرا آہستہ لیکر چلو۔

۱۱۔ حضرت صفیہؓ۔ وفات ۵۰ھ۔

اصلی نام زینب تھا۔ باپ کا نام حیی بن اخطب تھا۔
ماں کا نام ضرہ۔ جنگ خیبر میں غنیمت میں آئیں۔ جب تمام
مال غنیمت آیا۔ تو دحیہ کلبی نے ایک لونڈی مانگی۔ آپؐ نے
کہا چن لو۔ انہوں نے ان کو چن لیا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ حضور
یہ ایک رئیس کی بیٹی ہے۔ اور یہ آپ کو ہی رکھنی چاہیئے۔
چنانچہ آپؐ نے انہیں اپنے لئے لے لیا۔ اور آزاد کر کے
نکاح کر لیا۔ مقام صہبا میں رسم عروسی ادا کی۔ آنحضرت
صلعم ان کی بہت دلجوئی کیا کرتے تھے۔ حضرت زینبؓ نے
ایک دفعہ اونٹ ان کے لئے مانگنے پر کہا تھا۔ کہ یہودن کو اونٹ
کیوں دوں۔ تو آنحضرت صلعم حضرت زینبؓ سے سخت ناراض
ہوئے۔ اور فرمایا۔ تم نے ایسی تلخ بات کہی کہ اگر اس کو سمندر
میں پھینکا جائے۔ تو وہ تمام سمندر کو تلخ کر دے۔ جنۃ البقیع
میں دفن ہوئیں۔

جس نے آنحضرت صلعم سے پناہ مانگی تھی وہ امیمہ
بنت نعمان بن شرجیل ہے۔ آنحضرت صلعم نے اسی وقت
رد کر دی تھی۔

تصحیح

خالد ماہ جولائی کے صفحہ ۴۸ پر سالانہ اجتماع کے انتظامات
کے عنوان کے ماتحت اعلان میں بجائے منتظم اطفال منتظم دفتر مرکزیہ
کے ہر جگہ تنظیم لکھا گیا ہے۔ اصل لفظ منتظم ہے۔ یعنی منتظم اطفال
منتظم دفتر مرکزیہ۔

دوسرے علمی مقابلے میں مہتمم صاحب تعلیم کی جگہ علاوہ
سبقت کی اصلاح کر لی جائے۔

کچھ اپنے مسوّدہ سے

(ابن نیاز فارُوقی)

مکرمی! السّلام علیکمُ۔

آپ کا ارشاد گرامی موجب محبت و مسرت ہوُا۔ میں نے ایک مسودہ "تربیت اولاد" کے متعلق لکھا تھا۔ مگر وہ چھپ نہ سکا۔ پچھلے دنوں اس میں سے ایک قسط "مصباح" میں شائع ہوئی تھی۔ آج اسی تسلسل میں دوسری قسط خالد کی نذر کرتا ہوں۔ یہ میں نے اپنے لڑکے عزیز محمد افضل فاروقی کے نام لکھا تھا۔ اب نوجوانوں کو مخاطب کرتا ہوں۔

(ابن نیاز فارُوقی)

۱۔ یہ بھی سن لو۔ کہ وقت کی قدر کرو۔ اور وقت پر جو کام ۔۔۔ سپرد ہے۔ اس کا بہترین حق ادا کرو۔ روزانہ کام ختم کرنا طبیعت کو فرحت اور اطمینان بخشتا ہے۔ اور اس ۔۔۔ لاپرواہی کا نتیجہ ذلت اور خفت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ۔۔۔ طالب علم اگر سال بھر غفلت کا شکار رہے تو امتحان ۔۔۔ نتیجہ سوائے ندامت کچھ نہ ہوگا۔ سال منٹ اور گھنٹہ جمع ۔۔۔نے سے بن جاتا ہے۔

۲۔ صبر اور استقلال کو کبھی ہاتھ سے نہ دو۔ کہ یہ کامیابی کا ۔۔۔ ہے۔ اگرچہ اس کے اختیار کرنے سے مشقت اور رنج کا سامنا ۔۔۔ا ہے۔ مگر انجام میں خوشی اور آرام میسّر آتا ہے۔

۳۔ سنوار کر نمازیں پڑھنا صرف ظاہری صفت نہیں۔ ۔۔۔رح کی طراوت کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ فواحشات سے ۔۔۔ دار رکھتا ہے۔ بندہ کو خالق سے ملانے کا ذریعہ ہے مومن ۔۔۔معراج ہے کبھی بیگار کے طور پر نہ پڑھو بلکہ شوق سے پڑھو۔ ۔۔۔ماز ہی مسلم کا امتیازی نشان ہے۔

۴۔ دل کو نفرت اور کدورت سے پاک رکھو کہ یہ ایک مرض ۔۔۔ غم اور غصہ دل کو کمزور کر دیتے ہیں۔ طبیعت کو چڑچڑا ۔۔۔ر دکھا پھیکا بنا دیتے ہیں۔

۵۔ نکتہ چینی سے پرہیز کرو بلکہ وسعتِ قلبی سے کام لو۔ ۔۔۔چین خود کو تو فاضل۔ فلاسفر اور مدبّر سمجھتا ہے۔ مگر دوسروں کی نگاہ میں کبھی معزز نہیں ہوتا۔ اور ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۶۔ اپنے نفس کا جائزہ لیتے رہو۔ کہ یہ پرہیزگاری کا موجب ہے۔ ہر شام نیند کو خوش آمدید کہنے سے پہلے جب اپنے بستر پر لیٹو۔ تو آج کے گذرے ہوئے واقعات کا جائزہ لو۔ کہ آج کے کاروبار۔ ذکر و اشغال، عمل و افعال میں میں نے ابراہیمؑ کی پیروی کی یا نمرود کے نقشِ قدم پر چلا۔ موسےٰ کا تتبع کیا یا فرعون کی تقلید کی۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے مستفید ہوُا یا آئین ابوجہلی و ابولہبی اختیار کرنے سے گھاٹے میں رہا۔ اچھے اعمال پر اللہ تعالیٰ کے شکر گذار رہو۔ اور اپنی لغزشوں پر صدق دل سے استغفار کرو۔ اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے نصرت و استعانت مانگو کہ وہ توفیق بخشے کہ پھر ایسے افعال کا مرتکب نہ ہو سکوں۔ اور اپنی توبہ کو قائم رکھ سکوں۔

۷۔ کمزور پر ظلم کرنا اپنی کمزوری اور بزدلی کی علامت ہے

۸۔ دشمن کو معاف کر دینا اور اس کی سختیوں کو بھول جانا شجاعت ہے۔

۹۔ مہمان نوازی ایک اسلامی صفت ہے۔ اور خدا شاہد ہے مجھے یہ سب سے زیادہ عزیز ہے۔ عزیز افضل! میری یہ خواہش ہے۔ کہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ۔ مہمان سے خندہ پیشانی

پیش آؤ۔ اور اس کی مدارات میں دریغ نہ کرو۔ لیکن تکلفات
برتنا گناہ سمجھو۔ مہمان نوازی کے متعلق اگر وضاحت سے لکھوں
تو یہ اچھا خاصہ مضمون ہو جائے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اداس
بیٹھے تھے۔ کسی نے وجہ افسردگی دریافت کی۔ ٹھنڈی سانس
لے کر فرمایا۔ کئی دن سے کوئی مہمان نہیں آیا۔

۱۰۔ دنیاوی خواہشات اور روزمرہ کی ضروریات کو جہاں
تک ہو سکے کم کرو۔ کم کرو۔ اور پھر کم کرو۔ کہ یہ سکون اور
اطمینان کا موجب ہے۔ انسانی زندگی میں رنج و آلام کا
اکثر حصہ ہماری بڑھی ہوئی خواہشات کی وجہ سے ہوتا ہے
کہ ان کے عدم حصول پر ہم ایک تکلیف محسوس کرتے ہیں اور
ہر وقت ایک بے چینی اور اضطراب کی سی حالت رہتی ہے۔
اور سکون قلب میسر نہیں آتا۔ ایک نیک انسان کہتا
ہے۔ کہ ہماری خواہشات بمنزلہ آگ ہیں۔ اور جس طرح
آگ میں ایندھن ڈالنے ہی تو وہ زیادہ بھڑکتی ہے اسی
طرح انسانی خواہشات کا سلسلہ بھی دنیاوی کامیابیوں
سے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اکثر اوقات معمولی معمولی خواہشات
کی وجہ سے ہماری خودداری کو ٹھیس نہیں۔ بلکہ ہمیں ذلیل
ہونا پڑتا ہے۔ اور اگر یہ سلسلہ بتدریج مستقل صورت اختیار
کرے۔ تو ذلت کا احساس تک نہیں رہتا۔ اسی طرح روزمرہ
کی ضروریات ہیں۔ انسان اپنے آرام و سہولت عیش و عشرت
عزت و غرور کی خاطر وسعت دیتا جاتا ہے۔ اور اس کے
بغیر اپنی زندگی میں ایک کمی یا خلا سمجھتا ہے۔ وہ اپنی حرص و
آز کی وجہ سے اپنا مقابلہ ہمیشہ ان لوگوں سے کرتا ہے جو
اس میدان میں اس سے بہت آگے ہوتے ہیں اور وہ بنظر
حسرت ان کو دیکھتا ہے۔ اور یہ احساس کمتری جو وہ محسوس
کرتا ہے۔ اس کے لئے شدید تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔ اور
یہ غلط نہ ہوگا کہ اگر میں کہہ دوں۔ کہ اسے یہ عذاب اپنے
اعمال کی وجہ سے ملتا ہے۔

اگر وہ سمجھ لے کہ جو کچھ مجھے میسر ہے میں نے اسی میں
بسر کرنا ہے۔ تو شاید ابتداء میں تو اسے تکلیف کا سامنا
ہو۔ مگر چند دن بعد تکلیف کا احساس تک نہیں ہوتا اور
اس سادگی میں اسے ایک خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کسی
یونانی فلاسفر کے متعلق پڑھا تھا۔ کہ اس نے دنیاوی سامان
کو چھوڑ دیا۔ اور صرف ایک لکڑی کا پیالہ آبنوشی کے
لئے ضروری سمجھ کر سفر و حضر میں اٹھائے پھرتا۔ ایک روز
اس نے دیکھا کہ ایک شخص ندی کے کنارے بیٹھا اوک
سے پانی پی رہا ہے۔ فلاسفر نے پیالہ بغل سے نکال
زمین پر دے پٹکا۔ کہ جب تیرے بغیر کام چل سکتا ہے
تو تجھے اٹھائے پھرنا بے فائدہ ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ
کہ ہم دنیاوی زندگی میں راہبانہ اطوار اختیار کریں البتہ
اپنی خواہشات اور ضروریات کو وجہ تعیش نہ بنایا
جائے۔ اور ایسے ساز و سامان کے حصول کے لئے مارے
مارے نہ پھریں۔

اگر اس امر کو مدنظر رکھا جائے کہ خالق حقیقی ہماری
حاجات کو بخوبی جانتا ہے۔ اور جو سامان اس نے ہمارے
لئے مہیا کئے ہیں ان کو کافی جان کر ہمیں شکر گزار ہونا
چاہیئے۔ تو شاید خواہشات کی آگ سے جلنا بھی نہ پڑے
خورد و نوش اور معمولی معمولی خواہشات پر بعض بزرگوں
کے حالات پڑھنے میں آتے ہیں جو مبالغہ آمیز تو نہیں
کہے جا سکتے۔ البتہ ہمارے لئے حیرت انگیز ضرور ہیں۔
اگرچہ یہ مجاہدہ نفس اور ریاضت شاقہ کے ضمن میں ہیں
مگر ہمیں یہاں صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی
خواہشات کو کس طرح قابو میں رکھا۔

۱۱۔ کفایت شعاری اور پس اندازی آپ کا طریق کار
ہو۔ کہ ضرورت پر کسی کے محتاج نہ ہو۔

۱۲۔ توقع اور امید ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے رکھو۔

۱۳۔ استاد کا ادب اور لحاظ فارغ ہونے کے بعد
بھی تمہاری نظروں میں بڑھتا رہے کہ آپ نے جو کچھ حاصل

کیا۔ اس کے فیضان کا نتیجہ ہے۔

۱۴- یتیموں کی دعائیں حاصل کرنا ایک سعادت اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا موجب ہے۔ اسے ہمیشہ حاصل کرو۔

۱۵- تکبر اور غرور ذلت کا پیش خیمہ ہے۔ تکبر دوسروں کی سچائی کو قبول کرنے میں مانع ہوتا ہے۔ ابلیس کا قصہ بطور افسانہ ہی بیان نہیں کیا گیا۔ مگر یہ کہ تمہیں تکبر کے نتائج اور آفات سے آگاہی ہو۔

۱۶- مطالعہ کتب کی عادت رکھو۔ کہ عقل و علم بڑھاتا ہے مطالعہ خیالات انسانی کو لطافت اور کثافت ہر دو سے آشنا کرتا ہے۔ اس کی مثال بعینہ ایسی ہے۔ جیسے ہمیشہ ایک ساتھ رہنے والے دوست کی۔ اگر اس کی فطرت میں نیکی اور خدا ترسی کا مادہ ہے تو دوسرا بھی ہمیشہ اس سے یہی چیز اخذ کرے گا۔ اور اگر وہ فواحشات کا مرتکب ہوتا ہے۔ یا افعال رذیلہ کا خوگر ہے۔ تو ہمنشین بھی ضرور بالضرور ان چیزوں کا عادی ہوگا۔ اس لئے کتب کے مطالعہ کا انتخاب احتیاط سے کرو اور ہمیشہ اچھے لوگوں کے کلام سے فائدہ اٹھاؤ۔

۱۷- ظاہری صفائی کا التزام رکھنا دل کی پاکیزگی کا موجب ہوتا ہے۔

۱۸- ہمیشہ شکر نعمت کرو۔ کہ افزائش نعمت کا موجب ہے۔

۱۹- خوف خدا سے رونا جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲۰- خوش اخلاقی نسل آدم کا زیور ہے۔

افضل! اگر عمل کرو۔ تو یہی بہت کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے اور آپ میری سرخروئی کا باعث ہوں۔ کہ مجھے اپنے اعمال کے علاوہ تمہاری نسبت بھی جوابدہ نہ ہونا پڑے۔ میں اب اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور مکرم ثاقب صاحب زیروی کی ایک نظم جو آپ نے بارہا پڑھی ہوگی آپ کے مکرر مطالعہ اور عمل کے لئے درج کرتا ہوں امید ہے کہ جناب ثاقب صاحب اس کو سرقہ نہ سمجھیں گے بلکہ یہ ان کے لئے موجب ثواب ہوگا۔ کہ نوجوان پڑھکر ان نصائح پر عمل کریں۔

شراب احمدیت سے نظر مخمور ہو جائے
ہر اک آوازہ رشکِ نعرۂ منصور ہو جائے

نگاہوں میں بسالو اس طرح شانِ گدایانہ
شکوہِ خسروی شانِ شہی مستور ہو جائے

نظر آئے زمانے کی جبیں پر دین کا غازہ
یہ رنگِ کفر و بدعت یک قلم کافور ہو جائے

تم اپنے جذبِ روحانی کو اس منزل پہ پہنچا دو
کہ جو اللہ سے مانگو دعا منظور ہو جائے

تکلم میں شرافت ہو تبسم میں حیاداری
مبادا دل کا شہزادہ کبھی مغرور ہو جائے

وہ آئینہ کہ بے دینی کی آرائش کا ساماں ہو
وہ تبلیغ مسلسل اور دعا سے چور ہو جائے

لنڈھاؤ خم کے خم میخانۂ محمود سے پیہم
کہ دورِ آسماں بھی اس نشہ میں چور ہو جائے

جو وہ محمود ہے حالِ ایازی اس کو دکھلاؤ
محبت اور عقیدت سے فضا مخمور ہو جائے

کرو اس جوش سے تبلیغ کی تلقین اے ثاقب
کہ ہر دمساز اس اقدام پر مجبور ہو جائے۔

مراد ما نصیحت بود گفتیم ٭ حوالہ با خدا کردیم و رفتیم

شعبہ تربیت کا امسال کا پروگرام

۱- نماز باجماعت کی عادت۔

۲- انسداد تمبا کو نوشی۔

۳- تاجروں میں سچائی و دیانت کا مادہ پیدا کیا جائے

(مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ)

مہتمم تربیت و اصلاح

خدام! یہ دورِ تربیت ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو عقل ودیعت فرمائی ہے۔ اور قرآن شریف میں بار بار اللہ تعالےٰ اسی اصل کیطرف متوجہ کرتا ہے کہ تم کیوں غور و فکر نہیں کرتے۔ اہل فکر و فہم کو انقلاباتِ زمانہ کیطرف نظر رکھنا چاہیئے اور اسکے موافق اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنا چاہیئے۔ رات اللہ تعالیٰ نے آرام کیلئے بنائی ہے اور دن کام کیلئے لیکن اگر کوئی شخص دن کے طلوع ہونے پر بھی سوتا ہی رہتا ہے۔ تو وہ فطرت کے اصول کے خلاف عمل کرتا ہے اور اس صورت میں وہ عروسِ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم خدام اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیں۔ تو ہمیں یہی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے لئے یہ دور "تربیت کا دور" ہے۔ آج ہمارا نعرہ "تربیت" ہونا چاہیئے ہمیں احمدیوں کو احمدی بنانا چاہیئے۔ ہمیں اپنی اصلاح پہلے کرنا چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض ہی احمدی نوجوانوں کی تربیت ہے۔ کیا آپ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ کا کردار قرونِ اولیٰ کے "مسلم نوجوان" جیسا ہے۔ "مسلم" وہ ہے جسکی پارسائی۔ دیانت۔ صداقت کی قسم آسمان بھی کھا سکے "مسلم" وہ ہے جس کی زندگی اور موت۔ اس کی حرکات و سکنات خدا کے لئے ہوں۔ کیا ہم نے یہ چیز اپنے اندر پیدا کر لی ہے۔ کیا ہم نے اپنی تمام صلاحیتیں خدا کے لئے وقف کر دی ہیں؟

پس میں ہر خادم سے یہ درخواست کرونگا کہ دنیا کو احمدیت کا پیغام دینے سے پہلے اس پیغام کو اپنی زندگیوں میں جاری و ساری کرو۔ خدا کے کام خدا کریگا۔ احمدیت کا نفوذ وہ قلوب کے اندر کریگا۔ اس نے مسیح پاک کو کہا تھا "ینصرك رجال نوحی الیہم من السماء" کہ تیری مدد کو وہ آدمی آئیں گے۔ جنہیں میں آسمان سے وحی کروں گا۔

پس اے خادم ٹھہر! تو دنیا کی اصلاح کیلئے اگر نکلا ہے۔ تو پہلے اپنی اصلاح کر لے کہ آج دنیا احمدیت کو تیرے آئینہ میں دیکھے گی۔ تو احمدیت اور اسلام کی تصویر ہے۔ تجھے چاہیئے کہ اس تصویر کے خد و خال بہتر بنا کر باہر نکلے۔

مکرم جناب چوہدری علی محمد صاحب قمر
بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

فراقِ قادیاں

فراقِ قادیاں ہم پر گراں ہے — ہمارے درد کا درماں کہاں ہے

نہیں فرصت غمِ ہجراں سے ہمکو — ہمارا دل ہے اور سوزِ نہاں ہے

نہیں ہے ابر چھایا آسماں پر — ہمارے سوزِ دل کا یہ دھواں ہے

غمِ ہجراں کی اب طاقت نہیں ہے — خبر لے او مسیحا تو کہاں ہے

مرے دل پر منارے کی ہے تصویر — کہ جیسے آسماں پر کہکشاں ہے

لئے پھرتی ہے اب اُمّید ورنہ — خدا جانے مری منزل کہاں ہے

الٰہی خیر ہو اس گھونسلے کی — جہاں دیکھو وہیں برقِ تپاں ہے

سُنا ہے چارہ گر آئے ہیں لیکن — ہمارے درد کا درماں کہاں ہے

ہماری منزلِ مقصود سرور

سُوئے مشرق ہے اور وُہ قادیاں ہے

سالانہ رپورٹ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

از ۴؍ فروری ۱۹۵۲ء تا ۳۱؍ فروری ۱۹۵۳ء

(قسط دوم)

۶- ربوہ روئنگ کلب ربوہ کے قریب ہی دریائے چناب ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ دریائے چناب ربوہ میں بہتا ہے۔ تو کچھ بے جا نہ ہوگا دریا کے اس قرب کو مفید ترین بنانے کے لئے مجلس مرکزیہ نے فیصلہ کیا۔ کہ روئنگ کلب قائم کی جائے۔ اس کے لئے کشتیوں کی ضرورت تھی۔ مجلس مرکزیہ نے اپنے بجٹ میں اس کی گنجائش رکھی اور دو کشتیاں خرید لی گئیں تا خدام ربوہ کشتی رانی کی مشق کر سکیں۔ سیر و تفریح ہوگی۔ ورزش ہوگی۔ وقت ضائع نہ ہوگا اور ضرورت کے وقت مصیبت زدگان کی مدد ہو سکے گی۔

چنانچہ کلب کے ضروری قواعد مرتب کئے گئے۔ اور ممبران کو باقاعدہ کارڈ جاری کر دیئے گئے۔ اس وقت کلب کے کل ۳۶ ممبر بن چکے ہیں۔ ربوہ روئنگ کلب کا پنجاب روئنگ ایسوسی ایشن سے الحاق کرا لیا گیا ہے۔ اس کلب کے قیام کا مقصد دراصل یہ ہے۔ کہ خدام کو خدمت کے اس کام کے لئے تیار کیا جائے۔ جو سیلاب کے زمانہ میں پیش آ سکتا ہے۔ ۵۰ء کے سیلاب نے ہی ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں کو کشتی رانی کا فن ضرور آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں کامیاب کرے۔

ہر ممبر کا عرصہ رکنیت ایک سال ہوتا ہے۔ جس کے بعد کارڈ کی تجدید کرانی ضروری ہوتی ہے۔ ممبران کے علاوہ دوسرے احباب میں اس شوق کو پیدا کرنے کے لئے مجلس نے یہ سہولت رکھی تھی۔ کہ ہر ممبر اپنے ساتھ دوستوں کو بطور مہمان لیجا سکتا ہے۔ جن کے لئے مہمان کا ٹکٹ خریدنا ضروری ہوگا اس ٹکٹ کی قیمت ایک آنہ ہے۔

چنانچہ یہ کلب اپریل ۱۹۵۲ء سے جاری ہے۔ ۳۱؍ جنوری ۱۹۵۳ء تک کل ۳۶ ممبران کے کارڈ بنائے گئے۔ ۶۶ ٹکٹ مہمانوں کے لئے جاری کئے گئے۔ اس عرصہ میں کل ۶۰/۱۰/- آمد ہوئی ہے۔ جس سے مرمت وغیرہ پر ۴۳/۸/- خرچ ہوئے۔ ۳۱؍ جنوری ۱۹۵۳ء کو روئنگ کلب کی امانت میں ۱۷/۲/- کی رقم موجود تھی۔

روئنگ کلب کی انتظامیہ کمیٹی علیحدہ ہے۔ جس کے مندرجہ ذیل عہدیدار ہیں۔

عہدہ	عہدیدار
۱- پریذیڈنٹ	نائب صدر خدام الاحمدیہ
۲- سیکرٹری	مہتمم صاحب ذہانت و صحت جسمانی
۳- خزانچی	نائب معتمد

۷- تعمیر دفتر کیلئے فراہمی چندہ سال زیر رپورٹ میں جبکہ دفتر مرکزیہ کی تعمیر کا کام شروع تھا۔ بعض مہتممین کو فراہمی چندہ تعمیر کے سلسلہ میں مختلف مجالس کے دورے کے لئے بھجوایا گیا۔ یہ دورہ خدا کے فضل سے کافی کامیاب رہا۔ اور اس طرح مجلس مرکزیہ ایک حصہ تعمیر کرنے کے قابل ہو سکی۔

۸- سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع عموماً ماہ اکتوبر میں منعقد ہوتا ہے گذشتہ سال شوریٰ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اجتماع نسبتاً ٹھنڈے موسم میں ہو اور چاندنی راتوں میں ہو۔ چنانچہ ان امور کو مدنظر رکھکر اجتماع ۱۹۵۲ء کے لئے ۳۰، ۳۱؍ اکتوبر و یکم نومبر ۵۲ء

کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔

۲ جولائی ۱۹۵۲ء کو مجلس عاملہ مرکزیہ نے ایک سب کمیٹی مقرر کی جس نے اجتماع کے انتظام کا ڈھانچہ تیار کر کے ۲۸ جولائی کو مجلس میں پیش کیا۔ اور اس کے بعد ایک طرف دفتر کی طرف سے اس کی اشاعت شروع کر دی گئی۔ اور دوسری طرف انتظامات کی سکیمیں اور بجٹ وغیرہ کی تیاری ہونے لگی۔ یہ دونوں کام ساتھ ہوتے رہے۔ تا آنکہ اجتماع کے انعقاد کا زمانہ آگیا۔ اجتماع کے مفصل کوائف اخبار الفضل کی مورخہ یکم-۳-۶ اور ۶ نومبر ۵۲ء کی اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں اس جگہ ریکارڈ کے لئے بعض دوسرے کوائف درج کئے جاتے ہیں

ا- مندرجہ ذیل منتظمین کے سپرد اجتماع کے انتظامات تھے-

۱- منتظم مقام اجتماع۔ سید جواد علی صاحب۔
۲- منتظم سپلائی۔ چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر
۳- منتظم خوراک۔ سید داؤد احمد صاحب اور مولوی غلام باری صاحب سیف
۴- منتظم صفائی و آب رسانی۔ چوہدری شبیر احمد صاحب۔
۵- منتظم دفتر اندرون۔ چوہدری عبد الباری صاحب
۶- " دفتر بیرون۔ مولوی محمد صدیق صاحب
۷- " ورزشی مقابلے۔ ملک محمد رفیق صاحب۔
۸- " علمی مقابلے۔ محمد شفیع صاحب اشرف۔
۹- " روشنی ولاؤڈ سپیکر، خیمہ جات- چوہدری عطاء اللہ صاحب
۱۰- " پہرہ۔ چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب
۱۱- " اطفال۔ مولوی غلام رشید احمد صاحب شاد
۱۲- ناظم اوقات۔ مولوی مولود احمد صاحب
۱۳- منتظم طبی امداد حسن محمد صاحب عارف
۱۴- منتظم دفتر مرکزیہ۔ معتمد۔

ب- علمی مقابلوں میں اول اور دوم رہنے والوں کی فہرست حسب ذیل ہے:-

علمی مقابلوں میں اوّل اور دوم آنیوالے خدام کے نام

نام	مقام	مقابلہ	پوزیشن
محمد سعید احمد صاحب	لاہور	تقریر ۱	اوّل
محمود احمد صاحب مختار	احمد نگر	تقریر ۱	دوم
عطاء الکریم صاحب	احمد نگر	تقریر ۲	اوّل
مرزا رفیق احمد صاحب	ربوہ	تقریر ۲	دوم
سید عبد الحی صاحب	ربوہ	تحریری مقابلہ	اوّل
عبد المجیب صاحب آصف	ربوہ	"	دوم
مرزا عبد الرشید صاحب	کراچی	عام دینی معلومات	اوّل
محمد طفیل صاحب منیر	احمد نگر	"	دوم
احمد صادق صاحب محمود	احمد نگر	"	سوم
محمد سعید احمد صاحب	لاہور	مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود	اوّل
مرزا عبد الرشید صاحب	کراچی	"	دوم
رضوان عبد اللہ صاحب	احمد نگر	مطالعہ احادیث	اوّل
چوہدری علی محمد صاحب	ربوہ	"	دوم
قریشی محمد افضل صاحب	ربوہ	ترجمہ و تفسیر قرآن مجید	اوّل

محمد طفیل صاحب منیر	احمد نگر	ترجمہ وتفسیر قرآن مجید دوم
محمد اسحاق صاحب خلیل	ربوہ	حفظ قرآن مجید اوّل
محمد بشیر صاحب شاد	ربوہ	" " دوم

ج۔ اسی طرح ورزشی مقابلوں میں اوّل اور دوم آنے والوں کی فہرست بھی ذیل میں دی جاتی ہے۔

ورزشی مقابلے بر موقعہ سالانہ اجتماع ۵۲ء

مقابلہ	اوّل	دوم
گولہ پھینکنا:۔	نثار احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور	رفیق احمد صاحب چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا
مشاہدہ و معائنہ:۔	عبد العزیز صاحب حلقہ الف ربوہ	سید نسیم احمد صاحب۔ ربوہ
پیغام رسانی:۔	گروپ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ	گروپ محمد طفیل صاحب منیر جامعہ احمدیہ
والی بال:۔	ربوہ	کھاریاں
۱۰۰ گز دوڑ:۔	اطہر محمود صاحب۔ لاہور	مرزا حنیف احمد صاحب ربوہ
۲۰۰ گز دوڑ:۔	" " "	رفیق احمد صاحب چک نمبر ۳۳۲ لائل پور
۴۴۰ گز دوڑ:۔	احسان الٰہی صاحب جامعہ احمدیہ	عبد اللطیف صاحب غزنوی۔ ربوہ
کلائی پکڑنا:۔	مولوی عطاء اللہ صاحب ربوہ	رفیق احمد صاحب
کبڈی:۔	تعلیم الاسلام کالج لاہور	لائل پور۔

د۔ سالانہ اجتماع کے اخراجات کے لئے جو بجٹ منظور ہوا۔ اور اس میں سے جو خرچ ہوا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام انتظام	بجٹ منظور شدہ	اصل خرچ	بچت	اضافہ
سپلائی	۲۷۳۸—۳—۰	۲۲۷۱—۱۰—۶	۴۶۶—۸—۶	—
خوراک	۲۲۵—۱۲—۰	۱۵۷—۱۴—۶	۶۷—۱۳—۶	—
صفائی و آب رسانی	۵۰۱—۱۲—۰	۵۱۱—۸—۰	—	۹—۱۲—۰
مقام اجتماع	۲۹—۰—۰	۴۰—۱۲—۰	—	۱۱—۱۲—۰
علمی مقابلے	۶۰—۰—۰	۵۵—۶—۰	۴—۱۰—۰	—
ورزشی مقابلے	۲۰—۰—۰	۶۳—۰—۹	—	۴۳—۰—۹
روشنی و خیمہ جات اور لاؤڈ سپیکر	۴۸۶—۲—۰	۵۴۷—۱۱—۶	—	۶۱—۹—۶
اطفال	۶۰—۰—۰	۶۰—۰—۰	—	—
پہرہ	۲—۰—۰	—	۲—۰—۰	—
دفتر مرکزیہ	۱۸۸—۹—۰	۱۸۲—۳—۰	۶—۶—۰	—
دفتر اندرون	۶—۰—۰	— ۱	۶—۰—۰	—
طبی امداد	۱۵—۰—۰	—	۱۵—۰—۰	—

نام انتظام	بجٹ منظور شدہ	اصل خرچ	بچت	اضافہ
سفر خرچ	۱۵ — ۰ — ۰	۱۵ — ۰ — ۰	—	—
تربیتی کلاس ۱۹۵۳ء	۷۰ — ۰ — ۶	۷۰ — ۰ — ۶	—	—
میزان	۴۴۲۳ — ۶ — ۶	۳۹۷۵ — ۲ — ۹	۵۶۸ — ۶ — ۰	۱۲۰ — ۲ — ۳

گویا اجتماع کے منظور شدہ بجٹ ۶/۶/۴۴۲۳ میں سے اصل خرچ ۳۹۷۵/۲/۹ ہوا ہے اور مجموعی ہیں -/۶/۵۶۸ روپے کی بچت ہوئی۔ بعض مدات میں اصل اندازے سے زائد خرچ کرنا پڑا۔ اس لئے ان میں اضافہ کیا گیا۔ جس کی مجموعی تعداد ۱۲۰/۲/۳ بنتی ہے۔ اضافہ کرنے کے بعد بھی مجلس کو ۴۴۷/۳/۹ روپے کی بچت ہوئی۔

ط۔ **شوریٰ**:- شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے جولائی ۱۹۵۲ء سے مجالس کو اطلاع دی جانی شروع کی۔ کہ وہ اگر کوئی تجویز پیش کرنا چاہتی ہیں۔ تو مقررہ تاریخ تک بھجوا دیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس مرتبہ بہت ہی کم مجالس نے اس طرف توجہ کی۔ گذشتہ سال کا شوریٰ کا ایجنڈا وقت کی کمی کی وجہ سے بہت سا باقی تھا۔ چنانچہ آمدہ تجاویز کے ساتھ اس کو بھی شامل کر کے ایجنڈا بنایا گیا۔ اور مجالس کو اجتماع کے پوسٹر اور پروگرام کے ساتھ کافی عرصہ پہلے بھجوا دیا گیا۔ مجلس ربوہ کی ایک تجویز کو دیر سے موصول ہوئی اور ایجنڈے میں چھپ نہ سکی۔ لیکن چونکہ وہ اہم تھی۔ اس کو بھی بعد میں شامل کر لیا گیا۔

ایجنڈا پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ کے تین اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں جو مکرم مرزا منور احمد صاحب نائب صدر دوم کی صدارت میں ہوا۔ سب کمیٹیوں کا تقرر کیا گیا۔ چنانچہ دس سب کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں جن کے ممبران کی فہرست رسالہ خالد ماہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے صفحہ ۲۹ پر چھپ چکی ہے۔ شوریٰ کے دوسرے اور تیسرے اجلاس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر بحث ہوئی۔ چنانچہ شوریٰ کے فیصلہ جات کا خلاصہ مع سفارشات سب کمیٹی رسالہ خالد ماہ جولائی ۱۹۵۳ء میں درج کیا جا چکا ہے۔

ی۔ **متفرق**:- اس مرتبہ میدان مقام اجتماع کا کل رقبہ ۱۸۰۰×۱۲۰۰ فٹ تھا۔ اجتماع میں شامل ہونے والے کل خدام کی تعداد ۱۰۵۵ تھی۔ اور ۲۰۴ اطفال ان کے علاوہ تھے۔ خدام کے خیمہ جات ۹۶ تھے۔ اور اطفال کے ۳۴۔ اس کے علاوہ مرکزی دفاتر کے لئے ۲۵ خیمہ جات و چھولداریاں لگائی گئی تھیں۔

مجلس مرکزیہ مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور کی ممنون ہے۔ کہ انہوں نے مجلس کی درخواست پر اپنا لاؤڈ سپیکر بروقت بھجوا دیا جس نے تینوں دن نہایت اچھا کام دیا۔ مجلس اس اظہار شکریہ کے ساتھ یہ بھی توقع رکھتی ہے۔ کہ کالج آئندہ بھی مجلس مرکزیہ کے ساتھ اسی طرح تعاون کرتا رہے گا۔ تعلیم الاسلام کالج کے لاؤڈ سپیکر کے علاوہ ایک مکمل بیٹری کا سیٹ لاؤڈ سپیکر مکرم چوہدری اکرام اللہ خانصاحب مالک اومیگا ریڈیو کمپنی ملتان نے بھی بھجوایا۔ مجلس مرکزیہ ان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے۔

اجتماع کے دنوں میں عارضی طور پر باہر آنے جانے کے لئے رخصت کے ٹکٹ بنائے جاتے ہیں۔ اس مرتبہ بھی اس قسم کے ٹکٹ حسب ضرورت تیار کئے گئے۔ اسی طرح زائرین جو آتے تھے۔ ان کو بھی گیٹ پر ٹکٹ دیا جاتا تھا اس مرتبہ ۱۳۱۷ زائرین مختلف اوقات میں مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ شوریٰ کے لئے ۱۵۷ نمائندگان کو ٹکٹ جاری کئے گئے۔

ک۔ سالانہ اجتماع کا ایک حصہ تربیتی کلاس کا انعقاد ہے۔ اس مرتبہ یہ کلاس اجتماع سے معاً پہلے یعنی ۱۴ سے

۲۸ اکتوبر ۱۹۵۳ء تک منعقد ہوئی۔ جس میں صرف چار طالب العلم شامل ہوئے۔ جن کے نام حسب ذیل ہے:۔

۱۔ عبدالرحمن صاحب مگھیانہ۔

۲۔ منور احمد صاحب سرگودھا۔

۳۔ محمد جمیل صاحب۔ ننکانہ۔

۴۔ محمد شریف صاحب منٹگمری۔

ان طلبہ کے لئے تعلیمی اور تربیتی کورس پہلے سے ہی مقرر ہے۔ اور اساتذہ بھی نامزد ہیں۔ چنانچہ اساتذہ نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے مقررہ نصاب پڑھایا اس مرتبہ چونکہ طلبہ کی تعداد کم تھی۔ اس لئے ان کی خوراک کا انتظام ہوسٹل جامعۃ المبشرین کے ساتھ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں کل ۶/-/۷۰ خرچ ہوئے۔

جہاں تک تربیتی کلاس کا تعلق ہے اس کی حاضری افسوسناک ہے جس مقصد کے لئے یہ کلاس جاری کی گئی ہے۔ اور جو نصاب اس کا مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ ہر خادم کو اسے پڑھنا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسی غرض کے لئے شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۵۱ء میں جب تجویز برائے غور پیش ہوئی۔ تو اس وقت نمائندگان نے فیصلہ کیا تھا کہ ہر مجلس باری باری اپنے خدام کو بھجوائے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے جب تک ہر خادم کم از کم ایک مرتبہ یہ کورس ختم نہ کر لے۔ جہاں اس کی اتنی اہمیت ہے۔ وہاں اس کی طرف مجالس کی اس قدر کم توجہ ہو۔ تو یہ بہت ہی افسوسناک بات ہوگی۔ پس مجالس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے خدام کی صحیح رنگ میں تربیت کے لئے خدام کو مرکز میں بھجوائیں۔ وہ یہاں رہیں اور رہ کر سیکھیں۔ پھر واپس جا کر اپنے مقام پر دوسروں کو سکھائیں۔ جب تک یہ صورت نہ ہوگی۔ تمام خدام اپنے مقصد اور خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض کو پورے طور پر سمجھ نہ سکیں گے۔ اور نہ ہی اس سے پورا فائدہ اٹھا سکیں گے۔

پس تربیتی کلاس میں شمولیت نہایت ضروری ہے۔ اور ہر مجلس کو کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے لیکن نمائندہ کے انتخاب کے بارہ میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہاں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس کے نوٹس لکھائے جاتے ہیں جس کے لئے طالب علم کو کچھ نہ کچھ پڑھا ہوا ہونا ضروری ہے۔ مجلس مرکزیہ نے اس کلاس میں شمولیت کیلئے اور بھی سہولت کر دی ہے کہ جس مجلس کا [illegible] چندہ تربیتی کلاس کے شروع ہونے سے قبل سو فیصدی وصول ہو جائے گا۔ اس مجلس کے نمائندہ سے تربیتی کلاس کے اخراجات نہیں لئے جائیں گے۔ یہ بھی بہت بڑی سہولت ہے۔ کہ بالکل مفت تعلیم اور پھر مرکز میں رہائش کا موقعہ پس اس سہولت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

دستور اساسی میں ترمیم

دوران سال میں یہ محسوس کیا گیا۔ کہ دستور اساسی میں بعض کمیاں ہیں۔ ان کو دور کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ حسب ضرورت اس معاملہ پر غور کیا گیا۔ اور ضروری ترمیم پر مجلس عاملہ مرکزیہ کے مختلف اجلاسوں میں غور کیا گیا اور پھر اسکی آخری منظوری حاصل کی گئی۔ جس کی مجالس کو ساتھ ساتھ اطلاع دی جاتی رہی۔

دورے

مجالس کو بیدار رکھنے۔ ان کی تربیت کرنے اور حسابات کی جانچ پڑتال کے لئے مجلس مرکزیہ کے انسپکٹر دورہ کرتے رہے۔ اس وقت مرکز کے پاس صرف دو انسپکٹر ہیں۔ مرکزیہ مجلس کی کوشش ہے کہ انسپکٹران کی تعداد میں اضافہ ہو جائے۔ مگر مناسب آدمی کے نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک کامیابی نہیں۔

دونوں انسپکٹر قریباً سارا سال ہی دورہ پر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض مرکزی عہدیداران بھی مختلف مجالس کے دورے کے لئے جاتے رہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ۲۰۱ مختلف مقامات کا دورہ کیا گیا۔

اس دورہ میں علاوہ چندہ کی وصولی اور حسابات کی پڑتال کے مجالس کی تربیت اور بیداری کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا۔ انسپکٹران کے دورہ کے علاوہ مہتممین بھی حسب ضرورت اور فرصت بیرونی مجالس کا دورہ کرتے رہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مجالس کا معائنہ مہتممین کے ذریعہ کرایا گیا۔

لاہور۔ اوکاڑہ۔ منٹگمری۔ خانیوال۔ ملتان۔ خوشاب۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ ننکانہ۔ سرگودھا۔ ملکوال۔ پنڈدادنخاں۔ کھیوڑہ۔ ڈلمیال۔ چکوال۔ جہلم۔ محمود آباد۔ بھیرہ۔ لائلپور۔ جڑانوالہ۔ سانگلہ ہل۔ چک چھور ۱۱۷۔ وزیرآباد۔ گجرات۔ راولپنڈی۔ قصور۔ نارووال۔ بدوملہی۔ میرپور خاص۔ نبی سر روڈ۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ حیدرآباد سندھ۔ کنری۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ ٹنڈو اللہ یار۔ نواب شاہ۔ باندھی۔ روہڑی۔ سکھر۔

مندرجہ بالا مجالس میں حسب ذیل مرکزی عہدیداران نے دورہ کیا۔

سید جواد علی صاحب۔ مولود احمد خانصاحب۔ سید داؤد احمد صاحب۔ محمد شفیع صاحب اشرف۔ چوہدری شبیر احمد صاحب۔ مولوی نورالحق صاحب انور۔ مولوی محمد صدیق صاحب۔

نئی مجالس کا قیام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی یہ کوشش ہے کہ ہر ایسی جگہ جہاں جماعت قائم ہے۔ خدام الاحمدیہ کی شاخ ضرور کھولی جائے۔ چنانچہ سال زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مندرجہ ۵۵ مقامات پر نئی مجالس قائم کی گئیں۔

ضلع کیمبلپور۔ (۱) واہ کیمپ (۲) واہ آرڈیننس فیکٹری۔ (۳) حسن ابدال۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ (۴) بیٹ جین والہ ضلع راولپنڈی۔ (۵) چنگا بنگیال (۶) ٹیکسلا۔ صوبہ سندھ (۷) بدین۔ (۸) جیمس آباد (۹) ظفر آباد اسٹیٹ (۱۰) ننکار پور (۱۱) کوٹ عبداللہ (۱۲) کنڈیارو (۱۳) طالب آباد۔ ضلع سرگودھا (۱۴) مجوکہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ (۱۵) جھنڈو ساہی (۱۶) جامکے (۱۷) ڈنڈپور کھرولیاں (۱۸) موسیوالہ (۱۹) عزیز پور ڈگری (۲۰) گھلوٹیاں کلاں (۲۱) ڈگری گھمناں (۲۲) مالو کے بھگت (۲۳) کوٹ آغا۔ ضلع شیخوپورہ۔ (۲۴) نانوڈوگر۔ ضلع گوجرانوالہ۔ (۲۵) موجیانوالہ (۲۶) ڈیرانوالی (۲۷) اکال گڑھ (۲۸) پیرکوٹ (۲۹) موہلن کے۔ ضلع لائلپور (۳۰) کمالیہ (۳۱) چک ۵۲ گ ب (۳۲) چک ۱۴۲ گ ب (۳۳) چک ۵۲۸ گ ب (۳۴) چک ۳۸۸ (۳۵) چک ۲۶۸ (۳۶) چک ۴۶۹ (۳۷) چک ۲۰۹ (۳۸) چک ۲۹۶ چھاپور (۳۹) چک ۲۸۷ بلاسپور۔ ضلع مظفرگڑھ۔ (۴۰) بیٹ قائم شاہ۔ (۴۱) جتوئی (۴۲) شہر سلطان۔ ضلع ملتان۔ (۴۳) کوٹھے والا چاہ جیون سنگھ والہ۔ (۴۴) بہمن والہ چاہ ڈھینگا والہ (۴۵) جہانیاں منڈی (۴۶) چک ۳۶۶ (۴۷) وہاڑی۔ (۴۸) کبیر والہ (۴۹) چک ۱۳ (۵۰) منڈی دیوا سنگھ۔ (۵۱) جلالا رائیں (۵۲) چاہ کبیو والہ۔ ضلع منٹگمری۔ (۵۳) چیچہ وطنی (۵۴) چک ۳۰/۱۱ ایل۔ بیرون (۵۵) دمشق۔

یہ تعداد بہت تھوڑی ہے۔ ہماری کوشش یہی ہے کہ ہر اس جگہ جہاں جماعت قائم ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہو۔ اور نہ صرف قائم ہو۔ بلکہ بیدار اور چست ہو۔ مگر یہ کام تبھی مکمل ہو سکتا ہے۔ جبکہ مجالس اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے ارد گرد کی جماعتوں کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ کہاں مجلس قائم نہیں۔ وہاں اپنی مجلس کے خدام کو بھجوائیں اور مجلس قائم کریں۔ اور پھر ہر ہفتہ دو ہفتہ بعد ان مقامات کا دورہ کرتے رہیں۔ اس طرح بہت تھوڑے عرصہ میں تمام جماعتوں میں مجلس قائم ہو سکتی ہے۔

امید ہے کہ مجالس اس طرف توجہ کریں گی۔ اور کوئی ایسی جگہ نہ رہنے دیں گی۔ جہاں جماعت تو قائم ہو۔ مگر مجلس موجود نہ ہو۔ (باقی)

سید عبدالباسط
نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہماری مساعی

ماہ جون ۱۹۵۳ء

الحمد للہ ۔ اس مرتبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ماہ کی نسبت زیادہ مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں اس سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ اب مجالس میں بیداری پیدا ہو رہی ہے ۔ مگر کام ابھی پوری طرح ہونا شروع نہیں ہوا ۔ امید ہے ۔ کہ اگر مجالس اسی طرح کوشش جاری رکھیں ۔ تو بہت جلد اپنے آپ کو بیدار کر سکتی ہیں ۔ دراصل مجلس کے قیام کی غرض ہی یہ تھی ۔ کہ نوجوان طبقہ بیدار اور مستعد ہو کر جماعتی کام کو سنبھال لے ۔ اور ہمارے بزرگ جو اپنی عمر کے تقاضے کی وجہ سے پوری طرح دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے ۔ اس خلا کو نوجوانوں کی ہمت اور ان کے عزم کے ساتھ پورا کیا جائے ۔ پس اس مقصد کو سامنے رکھکر اپنی مجلس کے اراکین میں بیداری پیدا کریں ۔ اور اپنے کام کی رپورٹ بروقت مرکز میں بھجوائیں ۔ بروقت رپورٹ بھجوانے کا خیال ہی آپ میں استقلال سے کام کرنے کی عادت پیدا کرے گا ۔ اور اس پختہ ارادہ کی بدولت آپ بہت جلد اپنے کام کے معیار کو بلند کر سکیں گے ۔

مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے ماہ جون کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ۔ چونکہ سب کا خلاصہ لکھنا کام کو بلا وجہ طویل کرنے کے مترادف ہوگا ۔ اس لئے ذیل میں صرف چند ایک مجالس کے کام کا خلاصہ دیا جاتا ہے ۔

بھکر ۔ مالسر کیمپ ۔ احمد نگر ۔ ربوہ ۔ چک نمبر ۲۷ و نوشہرہ چھاؤنی ۔ پاڑہ چنار ۔ خوشاب ۔ ادرحمہ ۔ سیالکوٹ شہر ۔ جھنڈا جرمیاں ۔ سعد اللہ پور ۔ گجرات ۔ مونگ ۔ سرگودھا ۔ فیروز والہ ۔ اکال گڑھ ۔ نیام پور ۔ چک نمبر ۱۲۱ گوکھووال ۔ گوجرہ ۔ چک ۱۹۵ گ ب ۔ چک نمبر ۱۱۹ گ ب گنگا رام ۔ اوکاڑہ خانیوال ۔ گوکھڑ ۔

سیالکوٹ شہر ۔ چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز قائد ہیں ۔ خدا کے فضل سے نہایت محنت سے مجلس کے پروگرام پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ گزشتہ دنوں قیادت ضلع سیالکوٹ کے انتخاب کے موقعہ پر جو قائدین آئے تھے ان کی رہائش اور خوراک کا انتظام مجلس کی طرف سے کیا گیا جلسہ سیرت النبیؐ کے جملہ انتظامات میں مقامی جماعت کی مدد کی جن مکانوں کو بارش کی زیادتی کی وجہ سے نقصان پہنچا تھا ان کے مکینوں کی مدد کی ۔ حاضری نماز کا حلقہ وار انتظام ہے پندرہ روزہ اجلاس ہوتے ہیں ۔ انفرادی طور پر احباب غیر از جماعت کو پیغام حق پہنچایا جاتا ہے ۔ وقار عمل کی ذیل میں بڑی مسجد کے دروازوں پر خدام نے خود رنگ کیا ۔ بارش کے مصیبت زدگان کا سامان گھروں سے نکالکر دوسری محفوظ جگہ پہنچایا ۔ ہر ماہ کے آخری اتوار کو وقار عمل منانے کا پروگرام بنایا گیا ہے ۔ اطفال کی تنظیم قائم ہے انہیں دینی تعلیم دیجاتی ہے ۔

چک نمبر ۱۲۱ گوکھووال ۔ یہ ایک دیہاتی مجلس ہے لیکن نہایت مستعدی سے اپنا کام کر رہی ہے خلیل احمد صاحب جسانی قائد ہیں ۔ اس مجلس کے تین عہدیدار حضور کے ہمراہ بطور خادم سندھ گئے ہیں ۔ بستیوں کو چست بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ چندوں کی ادائیگی میں یہ مجلس اوّل نمبر پر ہے اجتماع کے لئے عطیہ اکٹھا کیا جا رہا ہے ۔ گاؤں کے ہر طبیب ہیں ۔ ہے غرباء کو مفت دوائی مہیا کی جاتی ہے ۔ مریضوں کو جسمانی دوا کے علاوہ ان کے روحانی مرض کے علاج کی بھی کوشش کی جاتی ہے ۔ ناخواندگان کو قاعدہ یسرنا القرآن

پڑھایا جاتا ہے۔ نماز کے بعد درس کا سلسلہ نہایت باقاعدگی سے جاری ہے۔ روزانہ نماز میں حاضری کا انتظام ہے۔ غیر حاضروں کو گھر سے بلایا جاتا اور نماز باجماعت کا عادی بنایا جاتا ہے۔ گاؤں کے وسط سے گذرنے والی نالی کی خدام نے دو تین مرتبہ صفائی کی۔ ایک نئی نالی بیس فٹ لمبی بنا کر پانی کے نکاس کا انتظام کیا گیا۔ مسجد کی صفائی کیجاتی رہی۔ اطفال کی تربیت کا کام جاری ہے۔ ہر پندرہ دن کے بعد اطفال کے اجلاس ہوتے رہیں۔ جس میں انہیں ان کی عمر کے لحاظ سے دینی مسائل سکھائے جاتے ہیں۔

ننکانہ والا: ۲۰ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ مقامی مجلس فرسٹ ایڈ اور اے آر پی کی ٹریننگ کے لئے ذمہ دار لوگوں سے بات کر رہی ہے۔ جنہوں نے یقین دلایا ہے کہ عنقریب سکھانے کا انتظام کر دیا جائیگا۔ رمضان المبارک میں خاص طور پر نماز باجماعت کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی کا انتظام رہا۔ خدام نے اس مبارک مہینہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعاؤں پر بہت زور دیا۔ جس مکان پر نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے وہاں خدام نے خود سفیدی کی۔ اور فرش کو پانی سے دھو کر صاف کیا۔ اطفال کی تربیت کا انتظام ہے۔ جنہیں نماز سکھائی جاتی ہے۔

احمد نگر: مولوی عبد المنان صاحب اس مجلس کی قیادت کر رہے ہیں۔ یہ مجلس دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ طلبہ جامعہ احمدیہ کا ہے اور دوسرا حصہ دیگر آبادی کے خدام پر مشتمل ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین خدام کو پڑھائی میں مدد دی گئی۔ دس مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ چالیس فٹ لمبی نالی صاف کی گئی۔ ایک لڑکی کی تجہیز و تکفین اور تدفین کا انتظام خدام نے کیا۔ قبر بھی خود ہی تیار کی۔ بعض ناخواندگان کو گھروں پر جا کر پڑھایا گیا۔ نماز کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو خدام کو باجماعت نماز ادا کرنیکی تلقین کرتی رہتی ہے۔ قرآن کریم اور کتب سلسلہ کا درس جاری ہے۔ ایک مرتبہ وقار عمل

مثلاً مسجد کے قریب کی گلی اور نالی درست کی۔ گاؤں کی نالیوں کو صاف کیا گیا۔ مسجد کی صفائی کیگئی۔ مجلس اطفال قائم ہے انکا اجلاس باقاعدہ ہوتا ہے جس میں انہیں نماز اور اسلامی اخلاق پر قائم رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ جلسہ سیرت النبیؐ کا سارا انتظام خدام نے کیا۔ خدا کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

ربوہ: مرزا طاہر احمد صاحب قائد ہیں۔ یہ مجلس کئی زعامتوں میں منقسم ہے۔ ماہ جون میں چار وقار عمل ہوئے۔ جس میں قریباً ۷۵ فیصدی حاضری رہی۔ تین میں مساجد کی صفائی ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ کو روانگی کے وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے سارا سامان خدام کی نگرانی میں سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ اور پھر گاڑی پر لدوایا گیا۔ اطفال کی تنظیم اور تربیت ہو رہی ہے۔ اور انہیں دینی معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ نماز کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظموں کے اشعار یاد کرائے جاتے ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں ایک ٹورنامنٹ کر کے کھیلوں کا شوق دلایا گیا۔ نماز باجماعت ادا کرنیکی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی اور پھر اسکی نگرانی کی جاتی ہے۔ اس میں خدا کے فضل سے کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ مجالس میں پنکھا کشی اور پانی پلانے کا انتظام کیا گیا۔

نوشہرہ چھاؤنی: عبد الستار صاحب خادم کی قیادت میں یہ مجلس اپنے پروگرام پر اچھی طرح عمل کر رہی ہے خدمت خلق کے شعبہ کے تحت مختلف کام انجام دیئے۔ ایک بیہوش مریض کو موقعہ پر طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور جب تک اسے افاقہ نہ ہوا۔ خدام وہاں سے نہ گئے اطفال کی تربیت کا بھی انتظام ہے۔ نماز باجماعت کی حاضری کیلئے اچھا انتظام ہے اوسط حاضری اسّی فیصدی رہی۔ نمازوں میں سست اراکین کو خاص توجہ دلائی گئی۔ سگریٹ نوشی اور سینما بینی کے نقصانات بتا کر خدام کو ان باتوں سے منع کیا گیا۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند مجالس کی رپورٹوں کا خلاصہ دیا گیا ہے ان مجالس میں سے بھی بعض کا کام معیاری نہیں رپورٹ دیتے وقت معین اعداد و شمار کا دیا جانا ضروری ہے دوسری مجالس بھی توجہ کریں۔ اجتماعی کام کی طرف اور خدمت خلق اجتماعی صورت میں ۴۴

۴۴ کرنے کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ اس طرح دوسروں کو بھی اس کام کی تحریک ہوتی ہے۔ بعض بڑی مجالس مثلاً راولپنڈی ملتان۔ کراچی، لاہور

کوائف ربوہ

(ہمارے اپنے نامہ نگار کے قلم سے)

صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے پر شکوہ دفاتر کی تعمیر بے حد تیزی سے ہو رہی ہے۔ ان دونوں دفاتر کے درمیان سڑک پر سے اگر آپ گذریں۔ تو دفاتر کی ان عمارتوں کو دیکھکر اولوالعزم کے عزم کی ایک جھلک نظر آجاتی ہے لیکن وہ دن کہ جب یہ صاف مقدس خطہ سے ممسوح تھے مسند آرائے خلافت ہوئے تو خزانہ مقروض تھا۔ اور ایک آج کا دن کہ ان کے عزم کے طفیل ویرانے آباد ہو رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سندھ میں تشریف فرما ہیں۔ نہ اب مہمان خانہ میں مہمانوں کی آمد آمد ہے نہ مسجد مبارک میں دور دور کے محلہ جات سے مشتاقوں کا ہجوم ہے۔ گو دفتر اب بھی کھلتے ہیں۔ اور مساجد سے اللہ اکبر کی صدائیں اب بھی بلند ہوتی ہیں بازار اب بھی اسی طرح لگتے ہیں شام کو میدانوں میں کھلاڑی اپنے کرتب دکھاتے ہیں۔ لیکن ایک "وجود" کے نہ ہونے کے باعث ربوہ کے شام و سحر اداس نظر آتے ہیں۔

راقم الحروف یہ حروف سپرد قلم کر رہا ہے اور نہاں خانۂ دماغ میں یہ شعر گھوم رہا ہے۔

ہم بھی کرتے ہیں دعا اور آپ بھی مانگا کریں
جلد شاہِ قادیاں تشریف لائیں قادیاں

اور قادیان کی جگہ عارضی مستقر ربوہ ہے۔ اس لئے شعر میں بیان فی الحال ربوہ ہی مراد ہے۔

سندھ تشریف لے جانے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے ۲۶ رجون بروز جمعہ چھ بجے شام ٹی۔ آئی کالج اور اس کے ہوسٹل کا سنگِ بنیاد رکھا۔ سنگِ بنیاد نصب فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

کالج کی بنیاد میں دار المسیح کی اینٹ نصب کی گئی۔ دعا کے بعد دس بکرے صدقہ کئے گئے۔ جن میں سے ایک بکرے کی گردن پہ چھری حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی۔ آئی کالج نے چلائی۔ اور ایک بکرے کو ذبح جناب مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے۔ اور بعض دوسرے بکروں کو ٹی۔ آئی کالج کے دوسرے پروفیسر صاحبان نے ذبح کیا۔ جو اس موقعہ پہ تشریف لائے ہوئے تھے۔

آج حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بعید مسرور تھے۔ اور آپ مسرور کیوں نہ ہوتے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ان کے کالج کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ٹی۔ آئی کالج کی بلند روایات اور نیک شہرت کا بیت انحصار حضرت صاحبزادہ صاحب کی مساعی جمیلہ پر ہے۔

راقم الحروف کو پنجاب سے باہر کے کالج کے ایک پروفیسر نے ایک لطیفہ سنایا۔ کہ نواسے وقت میں تقریبات کے عنوان کے ماتحت قریبًا روزانہ یا تیسرے دن ٹی آئی کالج کے متعلق شائع ہوتا تھا۔ کہ آج اس میں فلاں صاحب نے لیکچر دیا۔ آج کالج میں فلاں علمی تقریب منعقد ہوئی۔ الغرض علمی مشاغل کا اکثر چرچا ہوتا۔ اور پھر کشتی رانی میں پنجاب میں اول ہونے کا ذکر آیا۔ اور پھر یونیورسٹی

ہیں کبڈی میں شدید ترین مقابلہ کا ذکر۔ تو اسلامیات کے
اس کالج کے پروفیسر ایک دوسرے پروفیسر کہنے لگے۔ یہ بھی یہ
ٹی۔ آئی کالج بہت عمدہ کام کر رہا ہے۔ بہت عمدہ کالج معلوم
ہوتا ہے۔ اور کچھ مزید تعریفی کلمات کہے۔ اور دریافت کیا
یہ کن کا کالج ہے۔ ایک دوسرے پروفیسر نے جو کہ احمدی تھے
کہا یہ کالج احمدیوں کا ہے۔ اس پر وہ اسلامیات کے پروفیسر
کہنے لگے۔ اس میں تمام پروفیسر احمدی ہیں؟ لڑکے احمدی
ہیں؟ انہوں نے کہا۔ بعض طلباء احمدی نہیں بھی ہیں۔
لیکن قریباً اسّی نوّے فیصدی طلباء اور تقریباً تمام
سٹاف احمدی ہے۔ اور تمام انتظام ان کی مرکزی انجمن
کا ہے۔ وہ پروفیسر کہنے لگے۔ کالج کے اخراجات کا کون
متحمل ہوتا ہے؟ احمدی پروفیسر کہنے لگے۔ ان کی انجمن۔
الغرض آج ٹی آئی کالج لاہور کے کالجوں کے
درمیان اپنا ایک مقام پیدا کر چکا ہے۔ فجزاھم
اللہ عنّا احسن الجزاء۔

۲۷ جون کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ ہمارے آقا
سندھ تشریف لے گئے۔ مجھے جامعہ کے ایک طالبعلم
نے بتایا۔ کہ جب گاڑی روانہ ہوئی۔ تو
ہمارے سلسلہ کے ایک بزرگ (جو مقام
"خلافت" کو بھی ہم سب سے زیادہ بہتر
جانتے ہیں اور احمدیت کو بھی) کی
آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

جامعہ احمدیہ رمضان المبارک میں موسم گرما کے
لئے بند ہو گیا تھا۔ ۲۹ جون کو جامعۃ المبشرین بھی موسم
گرما کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اکثر طلباء اور اساتذہ بھی
اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ہیں۔ کہ ماں۔ باپ
بہن۔ بھائی اور ان کے علاقہ کے لوگوں کے بھی ان پر
حقوق ہیں۔ خدا کرے وہ جہاں بھی ہوں۔ احمدیت کی
خوشبو سے دوسروں کو بھی معطر کر سکیں۔ ہم میں سے
ہر ایک شخص جو مرکز سے باہر جاتا ہے۔
وہ مرکز کا نمائندہ ہوتا ہے۔ مرکز سلسلہ
کے متعلق لوگ ان کو دیکھ کر نتائج اخذ
کرتے ہیں۔ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم
الظالمین۔

۳۰ جون کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیدت کے چند
پھول پیش کرنے کے لئے اہالیان ربوہ کا اجتماع ہوا۔
کرسئ صدارت پر ہمارے سلسلہ کے بزرگ جناب سید
زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رونق افروز تھے۔
آج کے جلسہ کی یہ خصوصیت تھی۔ کہ ہائی سکول و جامعہ
کے طلباء کے علاوہ اور دوسرے نوتیز مقررین بھی سٹیج پر تشریف
لائے۔ بلکہ جناب شاہ صاحب کے اعلان کے بعد پبلک
میں سے بعض دوسرے نوجوان بھی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کرنے کے
لئے اٹھے۔ اور جناب صدر کے ارشاد کے ماتحت
یہ اس لئے تھا تا ان بچوں کے قلوب میں بھی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبات موجزن ہوں۔
اور سچ یہی ہے کہ عشق محمد کے بغیر
نماز روزہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے
جس مسلمان کے دل میں سرور انبیاء
صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ہے
اس کا ایمان کا دعویٰ بے سود ہے۔ اور اس
محبت پیدا کرنے کا ایک ذریعہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ
اور اس کا بیان ہے۔ کیا خوب فرمایا بانی
سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست برہان محمد

ٹوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کے زیر انتظام ربوہ میں کثرت سے شجرکاری ہو رہی ہے۔ چنانچہ کئی گھروں میں ان کی طرف سے پودے تقسیم کئے گئے۔ اور یہ شجرکاری مرہونِ منت ہے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی ذاتی دلچسپی کی۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر میں بھی درخت لگائے جا رہے ہیں۔ اور احباب یہ پڑھکر یقیناً مسرور ہوں گے۔ کہ ربوہ کی سڑکوں کے کنارے ایستادہ شیشم وغیرہ کے درخت اب مکانوں کی چھتوں کے برابر پہونچ چکے ہیں۔

اور راقم الحروف کو یقین ہے کہ اس
کلر اٹھی زمین میں اب سب کچھ ہو گا
(۳) زمین کی اب خدا نے سن لی! اب اس
کے بھاگ جاگیں گے۔

۵ر جولائی کو دو اور ابراہیمی طیور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مائل پرواز ہوئے۔ جناب مولود صاحب بی۔ اے شاہد انگلستان تشریف لے گئے۔ آپ جناب ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی کے صاحبزادہ ہیں۔ آپ کے مزید تین بھائی واقف زندگی ہیں۔ اور ہر بھائی گریجوایٹ ہے۔ ایک بھائی مسعود احمد صاحب مغربی افریقہ کے ایک کالج میں پروفیسر ہیں۔ جناب مسعود احمد صاحب "الفضل" میں کام کرتے ہیں۔ ایک بھائی وکالت تجارت کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ مولود احمد صاحب جامعۃ المبشرین کے مایۂ ناز طلباء میں سے ہیں۔ دینی اور دنیوی دونوں علوم سے بہرہ ور ہیں۔ خدا سے دعا ہے۔ کہ وہ کفرکدہ یورپ میں اسلام کی مشعل کو فروزاں کر سکیں۔

دوسرے ہمارے بھائی قریشی محمد افضل صاحب ہیں یہ صاحب قادیان میں کامیاب بزنس مین تھے۔ لیکن حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تجارت کو تیاگ کر مغربی افریقہ میں خدا کے دین کی منادی کرنے چلے گئے۔ آپ مرکز سلسلہ میں رخصت کاٹنے کے بعد پھر واپس تشریف لے گئے ہیں۔

آپ کے ساتھ مکرم جناب سیفی صاحب مبلغ مغربی افریقہ ایڈیٹر *The Truth* کے بیوی بچے بھی گئے ہیں۔ خدا سے دعا ہے۔ کہ وہ ان سب کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور اپنی حفاظت میں ان سب کو رکھے۔

ہائی سکول میں ۲۹ر جولائی کو موسم گرما کی تعطیلات ہو گئی ہیں۔ اور اس ادارہ کے عزیز طلباء بھی اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ہیں۔

جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلباء پر مشتمل وفود جامعۃ المبشرین کی تعمیر کے چندہ کی فراہمی کے لئے باہر جا رہے ہیں۔

حضور کی سندھ سے واپسی پر جامعہ کا سنگ بنیاد حضور نصب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اور یہ تعلیمی ادارہ بھی جلسہ سالانہ کے لنگر خانہ سے اپنی نئی بلڈنگ میں منتقل ہو سکیگا۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

اطفال الاحمدیہ

نیکی کا بدلہ

پیارے بچو! خدا تعالیٰ ایک ایسی ہستی ہے جو کسی انسان کے اچھے کام کو ضائع نہیں کرتی۔ اگر کوئی انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی نیک کام کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کو اس دنیا میں ہی اس کا بدلہ عطا فرماتا ہے میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اس دنیا میں کیسے انعامات سے نوازتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو ہریرہؓ تھے۔ آپ بڑے درویش منش واقع ہوئے تھے۔ ایک دفعہ آپ کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ کو زور کی کھانسی آئی۔ آپ نے جیب سے ایک رومال نکالا۔ اور اس پر بلغم تھوکا۔ پھر کہنے لگے۔ واہ واہ ابو ہریرہ! کبھی تو تو فاقوں سے بیہوش ہو جایا کرتا تھا اور آج تو کسریٰ کے اس رومال میں تھوک رہا ہے جسے تخت پر بیٹھتے وقت اپنی شان دکھانے کے لئے وہ خاص طور پر ہاتھ میں رکھا کرتا تھا۔ لوگوں نے عرض کی یہ کیا بات ہے؟" اس پر آپ نے فرمایا۔ میں آخری زمانہ میں مسلمان ہوا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں لوگوں نے بہت کچھ سن لی ہیں اور اب میرے لئے بہت تھوڑا زمانہ باقی ہے۔ یہ عہد کر لیا۔ کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ سے نہیں ہلونگا اور سارا دن مسجد میں رہونگا۔ تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی باہر تشریف لائیں میں آپ کی باتیں سن سکوں۔ کچھ دن تو میرا بھائی مجھے روٹی پہنچاتا رہا۔ مگر آخر اس نے روٹی پہنچانا چھوڑ دی۔ اور مجھے فاقے پر فاقے آنے لگے۔ بعض دفعہ سات سات وقت کا فاقہ ہو جاتا تھا میں بھوک کی شدت کے باعث بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ لوگ یہ سمجھتے کہ مجھے مرگی کا دورہ ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ میرے سر پر جوتیاں مارتے تھے۔ (عربوں میں دستور تھا کہ جب کسی کو مرگی کا دورہ ہوتا تھا۔ تو وہ اس کے سر پر جوتیاں مارتے تھے) پھر مسلمانوں کے ہاتھ ایران کا خزانہ آیا۔ جب تقسیم کیا گیا۔ تو میرے حصہ میں وہ رومال آیا۔ جو ایران کا بادشاہ آرائش کے طور پر اپنے ہاتھ میں رکھا کرتا تھا۔ اور میرے نزدیک اس رومال کی صرف اتنی قیمت ہے کہ میں اس میں بلغم تھوک رہا ہوں"۔

دیکھا بچو! جب حضرت ابو ہریرہؓ نے خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر دنیا کو چھوڑ دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے مال و دولت کو آپ کے قدموں میں لا ڈالا۔ یہاں تک کہ کسریٰ شاہ ایران کا عمدہ اور شاہانہ رومال آپ کو ملا یا مال و منال سے زیادہ کسی انسان کو عزت و آبرو کی حرص ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس سے بھی پوری طرح بلکہ دنیا کے لوگوں سے بڑھ کر متمتع کیا۔ اور وہ اس طرح کہ سب سے زیادہ احادیث آپ کو یاد رکھنے اور آگے پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ ایسا تحفہ ہے۔ جو حضرت ابو ہریرہؓ نے مسلمانوں کو دیا کہ قیامت تک اس کی وجہ سے آپ کے لئے مسلمانوں کے دلوں سے دعائیں نکلتی رہیں گی۔ اور آپ عزت اور احترام کی نگاہوں سے دیکھے جائیں گے۔

(یحییٰ فضلی۔ احمد نگر)

بُوجھئے تو میں کون ہوں؟

"جو طفل صحیح حل بھیجیں گے انہیں انعام پیش کیا جائیگا۔ حل مدیر ماہنامہ خالد ربوہ کے نام آنے چاہئیں" (مدیر)

میرے نام کا پہلا حرف	احمد میں ہے	محمد میں نہیں
" " دوسرا "	مسیح "	" مہدی " "
" " تیسرا "	مسجد "	" گرجا " "
" " چوتھا "	خالد "	" مصباح " "
" " پانچواں "	یروشلم "	" شام " "
" " چھٹا "	سخت "	" نرم " "

(ناصر نسیم ربوہ)

معلومات ——— از یحیٰ افضل احمد نگر

انسانی جسم کے عجائبات

* انسانی جسم میں بیس لاکھ مسام ہیں۔
* انسانی جسم میں ۲۰۶ ہڈیاں ہیں۔
* انسانی جسم میں جس قدر خون ہے وہ ہر منٹ میں تمام کا تمام دل سے گذرتا ہے۔
* ہم ہر سانس میں تقریباً آدھ سیر ہوا اندر لے جاتے ہیں۔ اور تقریباً اسی کے برابر خارج کرتے ہیں۔
* ایک متوسط آدمی کے معدہ میں تقریباً اڑھائی سیر غذا سما سکتی ہے۔
* انسانی جسم میں تقریباً پانچ صد پٹھے ہیں۔ انسانی جسم کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے ان تمام کی ہر روز ورزش ضروری ہے۔
* ایک اوسط درجے کے آدمی کا دل آٹھ اونس سے لے کر دس اونس تک ہوتا ہے۔ اور وہ ۲۴ گھنٹے میں تقریباً ایک لاکھ دفعہ دھڑکتا ہے۔
* انسانی جسم میں پسینہ کے نظام کے لئے بہت چھوٹی چھوٹی رگیں ہوتی ہیں۔ لیکن ان سب کو ملائیں۔ تو ان کی لمبائی تقریباً دو میل بنتی ہے۔
* ایک اوسط درجے کا آدمی ایک سال میں تقریباً ایک ٹن روٹی اور دوسری چیزیں کھاتا اور پیتا ہے۔
* ہم ایک منٹ میں اٹھارہ دفعہ سانس لیتے ہیں۔ اور ایک گھنٹہ میں تقریباً ۳۰۰۰ مکعب فٹ ہوا اندر لے جاتے ہیں۔

لطائف

* اکرام: آج مجھے ایک ایسا آدمی ملا۔ جو بالکل تمہارا ہم شکل تھا۔
جمیل: ارے کہیں اسے دس روپے تو نہیں دیدیئے۔ جو مجھے دینے تھے۔

———

* مجسٹریٹ: (ملزم سے) ایک ہفتہ میں سات چوریاں؟
ملزم: جی حضور! ہفتہ جو صرف سات دن کا ہوتا ہے۔

سالانہ اجتماع کی تاریخیں
۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء
— یاد رکھیں —

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۱۵۲۲ قادیان:- منکہ حلیمہ بی بی زوجہ غلام حسین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۸-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے البتہ میرے پاس زیورات طلائی و نقرئی ہیں جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ کی ہے اور حق مہر -/۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے جو میرے شوہر کے ذمہ قرضہ تھا جو ادا ہو چکے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے شوہر کی طرف سے مبلغ ... ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اسکے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی فقط ۱/۴۸-۳۰۔ الامۃ: نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی زوجہ غلام حسین گواہ شد:- غلام حسین شوہر موصیہ۔ گواہ شد:- فقیر محمد احمدی یادگیر۔

نمبر ۱۳۰۰۳ قادیان:- منکہ آمنہ بی بی زوجہ مرزا البشیر احمد صاحب قوم برلاس پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آڑہ ضلع گجرات حال قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۳-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت مندرجہ ذیل جائداد ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۱) حق مہر مبلغ -/۳۲ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے (۲) زیورات مرکیاں طلائی وزنی ۲ تولہ قیمتی -/۷۰ اروپیہ (۳) نقرئی مرکیاں ۲ تولہ قیمتی -/۳ روپیہ اس کل جائداد کی مجموعی قیمت -/۲۰۵ روپیہ ہوتی ہے اسکے علاوہ جب بھی میری جائداد میں کوئی اضافہ ہوگا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتی رہونگی بوقت میری وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثا کو میری اس وصیت میں دخل اندازی کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا آمنہ بی بی زوجہ مرزا البشیر احمد صاحب۔ گواہ شد:- مرزا بشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- خاکسار ملک محمد بشیر درویش کلرک بہشتی مقبرہ قادیان ۳/۵۳-۳۰۔

نمبر ۱۳۰۹۲ قادیان:- منکہ سمیع اللہ ولد مولانا عبد الرحیم صاحب قوم انصاری پیشہ کارکن سلسلہ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۲/۲۵-۲۵ ساکن جمپانگر ڈاکخانہ خاص ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۳-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت اپنی کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں البتہ میری جو موروثی جائداد بصورت مکان و زمین ہے میں اس وقت بیدخل کر دیا گیا ہوں اور میرے رشتہ دار اس کوشش میں ہیں کہ وہ اسے آپس میں ہی تقسیم کر لیں۔ اگر کسی وقت مجھے اس جائداد سے حصہ ملا یا میں نے خود کوئی اپنی جائداد پیدا کی تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد میری ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس کے علاوہ میں اس وقت مشاہرہ -/۶۰ روپے صدر انجمن احمدیہ میں ملازم ہوں اسکے علاوہ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ میں اپنی ہر قسم کی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اپنی آمد میں کمی بیشی کی اطلاع ہر وقت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان میں دیتا رہونگا میں نے یہ تحریر بقائمی ہوش و حواس لکھی ہے۔ العبد:- سمیع اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال مقام مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز ضلع سنگھبوم ۳/۵۳-۱۔ گواہ شد:- بحروف انگریزی شیخ شعبان نائب صدر مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز گھاٹ سیلا ضلع سنگھبوم بہار ۳/۵۳-۱ گواہ شد بحروف انگریزی عطاء الرحمن سیکرٹری مال انجمن احمدیہ موسیٰ بنی مائنز براستہ گھاٹ سیلا ضلع سنگھبوم بہار ۳/۵۳-۱۔

نمبر ۱۳۲۲۰ قادیان:- منکہ بشیر احمد خاں ولد خانمیر خانصاحب افغان قوم افغان پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی آمد نہیں کیونکہ میں اسوقت درویش ہوں اور قادیان میں درویشانہ زندگی گذار رہا ہوں مجھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار بطور امداد ملتے ہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جب میری کوئی اور آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ اگر میں کوئی جائداد پیدا کرونگا تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ العبد:- بشیر احمد خاں ولد خانمیر خانصاحب ۱۱/۴۸-۸ گواہ شد:- خواجہ عبد الکریم خالد نائب نگران درویشان حلقہ مسجد مبارک قادیان ۱۱/۴۸-۸ گواہ شد:- خواجہ عبد الستار

درویش نمبر ۴۲ دار المسیح قادیان۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی العبد۔ شبیر احمد خاں ولد غلام میر افغان۔ گواہ شد: عطاء اللہ بقلم خود گواہ شد: مرزا عبد اللطیف لنگر خانہ درویش نمبر ۵۵ قادیان ؀

نمبر ۱۳۴۴۲ مسلہ:۔ حشمت علی ولد الٰہی بخش قوم حجام عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن کھر دلیاں براستہ بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{52}$ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میں مہاجر ہوں اس وقت میرے قبضہ میں ایک مکان جس کے چار کمرے اور ایک دالان ہے میں چونکہ محنت پیشہ کرتا ہوں جسکی آمدنی سال میں اڑھائی مانی یعنی بیس من پختہ ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان جو سال ششماہی ادا کرتا رہونگا اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا حشمت علی موصی۔ گواہ شد۔ صوفی علی محمد صحابی۔ گواہ شد:۔ قریشی خورشید احمد ڈنڈپور کھر دلیاں

نمبر ۱۳۴۴۳ مسلہ:۔ غلام نبی ولد شاہ محمد قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۲۰ سال بیعت ۲۲ء ساکن چک ارائیاں ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{52}$ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۳ بیگھہ زمین قیمت /۵۰۰ روپیہ چک ارائیاں میں ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے دکان کریانہ کے ذریعہ /۲۰ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام نبی بقلم خود موصی۔ گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی۔ گواہ شد۔ غلام رسول برادر حقیقی۔

نمبر ۱۳۵۱۳ مسلہ:۔ ناصر احمد ولد حکیم محمد علی قوم احمدی ڈوگر پیشہ دکانداری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن نانوڈوگر ڈاکخانہ چوہنگ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{53}$ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میری اس وقت ماہوار آمد دکانداری مبلغ /۱۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد ناصر احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد الکریم موصی ۱۱۹۱۷ نانوڈوگر؀

نمبر ۱۳۵۴۷ مسلہ:۔ نتھو زوجہ چوہدری عبد الغفور قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن احمد نگر ڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{53}$ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ /۱۵۰ روپے ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا نتھو موصیہ گواہ شد:۔ نور محمد باڈی گارڈ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا عبد الغفور خاوند موصیہ

نمبر ۱۳۵۷۶ مسلہ:۔ فاطمہ زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{53}$ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ /۳۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور نقرئی ڈنڈی وزن ۲ تولے قیمت /۲ روپے کل میزان /۳۰۲ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ۔ نشان انگوٹھا فاطمہ... زوجہ عنایت اللہ۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا عنایت اللہ خاوند۔ گواہ شد: نور محمد

نمبر ۱۳۵۷۷: - عبد الغفور ولد چوہدری سجادہ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے اس وقت آمد بذریعہ زمینداره سالانہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- عبد الغفور نشان انگوٹھا گواہ شد:- عبد المجید فرزند موصی۔ گواہ شد:- نور محمد باڈی گارڈ ؛

نمبر ۱۳۵۹۷: - غلام فاطمہ زوجہ علی شبیر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن احمد نگر ڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا غلام فاطمہ موصیہ گواہ شد:- نور محمد باڈی گارڈ گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا بقلم خود ؛

نمبر ۱۳۶۱۲: - امۃ العزیز زوجہ مولوی میر زلی خاں ہزاروی قوم اعظم آل پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائداد موجود نہیں اور نہ ہی اور کوئی آمدنی کا ذریعہ ہے صرف مبلغ یکصد بیس روپے مہر ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اسکے علاوہ میری کوئی جائداد میرے مرنیکے بعد ثابت ہو یا اپنی زندگی میں میری آمدنی کا کوئی ذریعہ ہوا۔ تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ الامۃ:- امۃ العزیز بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد میر زلی خاوند موصیہ دیہاتی مبلغ جماعت احمدیہ۔ گواہ شد:- غلام رسول ہزاروی پسر موصیہ ؛

نمبر ۱۳۶۳۷: - منظور احمد ولد محمد علی قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں میں کاشتکاری کا کام کرتا ہوں میری سالانہ آمدنی اندازاً بیس من پختہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہے اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میری جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ؛ العبد:- منظور احمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- صوفی علی محمد صحابی بقلم خود۔ گواہ شد:- محمد یوسف سیکرٹری مال مالو کے بھگت بقلم خود ؛

نمبر ۱۳۶۳۰: - مسکہ ہدایت بی بی زوجہ مولوی محمد احمد صاحب درویش قوم ڈھلون عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۸ اپریل ۱۹۴۶ء ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی کانٹے وزن ۶ ماشہ قیمت مبلغ -/۴۶ روپیہ ہے کل میزان مبلغ -/۳۴۶ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ فقط الامۃ نشان انگوٹھا موصیہ ہدایت بی بی زوجہ مولوی محمد احمد صاحب درویش واقف زندگی۔ گواہ شد:- غلام رسول بقلم خود بدوملہی۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ؛

خدمتِ خلق

(از تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ برموقعہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۵ء)

"اس کے علاوہ ہر محلہ میں جو یتامیٰ۔ بیوگان اور مساکین ہوں ان سب کی خبر گیری کی جائے۔ اگر انہیں طبّی امداد کی ضرورت ہو۔ تو طبّی امداد بہم پہنچائی جائے۔ یا ان کا کوئی اور کام ہو۔ تو وہ کیا جائے۔ اسی طرح وہ لوگ جو فوج میں جا چکے ہیں اور ان کے گھروں میں کوئی سودا سلف لا کر دینے والا نہیں۔ ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور اگر ان گھروں میں کوئی بیمار ہو تو اُسے دوائی لا کر دی جائے۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض غریب عورتیں ایک دفعہ اپنا زیور بیچ کر معمولی سا گزارہ کے لئے مکان تو بنا لیتی ہیں لیکن اس کے بعد ان میں طاقت نہیں ہوتی۔ کہ مزدور لگا کر مکان کی لپائی کرا سکیں۔ اور ان کے گھر میں کوئی مرد بھی نہیں ہوتا۔ جو لپائی کا انتظام کر سکے۔ ایسے گھروں میں خدّام جائیں۔ ان کی دیواروں اور چھتوں کی لپائی کریں یہ ایک ایسا کام ہے۔ جو ہر دیکھنے والے کے دل پر اثر کرتا ہے۔ قومی کاموں میں جہاں ہزاروں انسان کام کر رہے ہوں۔ کوئی انسان بھی ہتک محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے دوسرے ساتھی اس کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن انفرادی کاموں کے کرنے میں انسان ہتک محسوس کرتا ہے۔

میرا مقصد وقارِ عمل سے یہی تھا۔ کہ قومی کاموں کے علاوہ جہاں تک ہو سکے خدّام انفرادی کام بھی کریں۔ اور غریبوں یتیموں اور بیواؤں کے کام کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ انفرادی کاموں کی نوعیت بدلتی رہتی ہے اور وہ روزانہ ضروریات کے مطابق تدریجاً گھٹائے یا بڑھائے جا سکتے ہیں۔"

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیرھواں (۱۳)

سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر

سنہ ۱۹۵۳ء

رسالہ خالد ماہ جولائی ۵۳ء کے صفحہ ۴۵ پر مجالس کی اطلاع کے لئے لکھا جا چکا ہے۔ کہ ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر ۵۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا:

محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اس اجتماع کے لئے رسالہ خالد کے اسی نمبر کے آخری صفحہ پر بعض ضروری امور معین تاریخوں کے اندر اندر طلب کئے گئے ہیں۔ ان امور کے متعلق انہیں تاریخوں تک دفتر مرکزیہ میں اطلاع آجانی ضروری ہے۔ اس کی تفصیل دوبارہ درج کی جاتی ہے

امور	تاریخ
۱۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز	۳۱ر اگست ۵۳ء تک
۲۔ نمائندگان شوریٰ کے انتخاب کی اطلاع	۳۰ر ستمبر ۵۳ء تک
۳۔ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد کی اطلاع	۳۰ر ستمبر ۵۳ء تک
۴۔ ۵۴-۵۵ء کی آمد کا بجٹ	۳۱ر اگست ۵۳ء تک
۵۔ اپنی مجلس کے کل خدام و اطفال کی تعداد	۱۵ر اگست ۵۳ء تک
۶۔ اجتماع کے پروگرام میں اگر کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہو تو اس بارہ میں معین تجاویز	۱۵ر اگست ۵۳ء تک
۷۔ اپنی مجلس کے کام کی رپورٹ اجتماع میں پیش کرنی ہوگی۔ رپورٹ تیار کر کے اس کی ایک نقل مرکز میں بھجوائیں:	۳۰ر ستمبر ۵۳ء تک

۸۔ اجتماع کے سلسلہ میں سب سے اہم بات اجتماع کے چندہ کی وصولی ہے۔ اب وقت بہت کم رہ گیا ہے قائدین اس بارہ میں خاص کوشش کریں۔ اور چندہ اجتماع جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھیج دیں:

(سید عبد الباسط نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)